BROWN
BOOK ONLY

UNIVERSAL LIBRARY
OU_224092
UNIVERSAL LIBRARY

پرشیا کا گلدان

یعنی

سچ کی کامیابی کا ایک دلچسپ قصہ

جسکو

حسب فرمایش جناب آنریری مینجر صاحب محمدن کالج

بک ڈپو علی گڈہ

عبدالمغنی صاحب سابق متعلم مدرسۃالعلوم علی گڈہ نے

انگریزی سے اردو میں ترجمہ کیا

اور

باہتمام مولوی ممتازالدین صاحب انسٹیٹیوٹ پریس علیگڈہ میں

طبع ہوکر محمدن کالج بک ڈپو علی گڈہ سے شایع ہوا

سنہ ۱۹۰۹ع

طبع اول

قیمت ۴؍

تمہید

اکثر خیال آتا تھا کہ سر سید علیہ الرحمۃ کے انتقال اور شمس العلما مولانا شبلی نعمانی و مسٹر آرنلڈ کے کالج سے تشریف لیجانے کے بعد علی گڑھ کالج سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بالکل مسدود ہوگیا جو قابل افسوس ہے ان ہی دنوں میں یعنی اواخر سنہ ۱۹۰۱ع میں مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر اخبار البشیر جنہوں نے اپنے تئیں قومی کاموں کے لیئے وقف کردیا ہے اور قومی ترقی کی دھن میں ہمیشہ لگے رہتے ہیں کالج میں تشریف لائے اور اثناے گفتگو میں علی گڑھ کالج سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ بند ہونے کا ذکر آیا اُنہوں نے فرمایا کہ موجودہ لوگوں کو اگر مستقل تصنیف و تالیف کی فرصت یا قابلیت نہیں ہے تو کم از کم ترجمہ کے ذریعے سے انگریزی خزانوں کے موتیوں سے اپنی زبان کو مالا مال کیوں نہ کیا جاے اور اس کا مدرسۃ العلوم کی چار دیواری میں بہت اچھا موقعہ ہے کالج کے کوئی سو مستعد طلبا میں سے کچھہ ایسے ضرور نکل آئینگے جو انگریزی سے اُردو میں اچھا ترجمہ کرسکیں اور اُن کو کالج یونین کی طرف سے ترجمہ کا معاوضہ دیا جاے اس طرح سے ایک پنتھہ دو کاج ہونگے طلبا کو مالی امداد ملیگی اُن کو ترجمہ کرنے کی مشق ہوگی اور اس ذریعے سے اُردو زبان کے سرمایہ میں بہت کچھہ اضافہ ہوگا میں نے اس مشورہ پر عمل کرنے کی کوشش کی — مسٹر آرنلڈ و مسز ماریسن کے مشورہ سے چند کتابیں منگا کر بعض طلبا اور ماسٹروں کو ترجمہ کرنے پر آمادہ کیا — یہہ خیال ابھی لوگوں کے دماغوں میں تازہ تھا کہ اُس نے اجلاس کانفرنس سنہ ۱۹۰۲ع منعقدہ دہلی میں انجمن ترقی اُردو کی شکل اختیار کی اور اس کام کو ایک لایق جماعت نے اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور میری تحریک کی چنداں ضرورت نرہی مگر چند ترجمے ہوگئے تھے جو بعض وجوہ سے جلد شایع نہ ہوسکے منجملہ اُن کے ایک ترجمہ مس ایجورتھہ ینگ کی مشہور کتاب موسومہ مارل ٹیلز کا ہوا تھا اس کتاب کے اخلاقی قصے مختلف لوگوں کو تقسیم کردیئے گئے تھے — چنانچہ ایک قصہ کا ترجمہ مولوی جلال الدین حیدر صاحب

ایم - اے سابق اسسٹنٹ ماسٹر مدرسۃالعلوم علی گڈہ حال اسسٹنٹ ماسٹر مشن کالج لاہور نے کیا جو فرانسیسی معلمہ کے نام سے شایع ہوا ہی اور کالج بک ڈپو سے ۸/ قیمت پر دستیاب ہوسکتا ہی — اس قصہ کی تمہید میں مولوی جلال الدین حیدر صاحب نے اپنی وفور محبت سے جو کچھہ میرے باب میں لکھا ہی میں اُس کا مستحق نہیں ہوں درحقیقت ترجمہ کی تحریک کے اصلی محرک مولوی بشیر الدین صاحب اڈیٹر اخبار البشیر تھے جنہوں نے مجھکو یہہ خیال دلایا تہا پس جو کچھہ ترجمے کی تحریک کے متعلق میرے باب میں کہا گیا ہی وہ مولوی بشیر الدین صاحب کے متعلق سمجھنا چاہیئے - اخلاقی قصوں کے سلسلہ میں ایک قصے کا ترجمہ مولوی عبدالغنی صاحب سابق طالب علم مدرسۃالعلوم علی گڈہ نے کیا تہا جو اس وقت پرشیا کے گلدان کے نام سے پبلک میں پیش کیا جاتا ہی اور توقع ہی کہ اُردو داں پبلک اس سے سچائی کا عمدہ سبق حاصل کریگی — اس کے علاوہ بعض اور کتابوں کے ترجمے بہی اُس وقت ہوئے تھے جو آیندہ شایع ہونگے - ولایت حسین آنرری مینجر کالج بک ڈپو مدرسۃالعلوم علی گڈہ *

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پرشیا کا گلدان

تو پاک باش برادر مدار از کس باک
زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

فریڈرک دویم شاہ پرشیا نے جب سیکسنی کو فتح کیا تو وہاں کی حرفت گاہیں دیکھکر اُسکو اپنے پایہ تخت میں بھی چینی کا کارخانہ قایم کرنے کا خیال ہوا چنانچہ بہت سے کاریگر منتخب کرکے اُن کو اپنے ہمراہ چلنے کا حکم دیا جس میں ایک نوجوان حسین ماہرفن لڑکی تھی جس کی نقاشی کے نمونے کار خانہ کا معائنہ کرتے وقت جب بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو اُنہیں بہت پسند آئے تھے — وہی مایہ نازو ذریعہ معاش دستکاری اس وقت ان بیچاروں کی جلا وطنی کاباعث ہوئی اُن کو اپنا گھر بار عزیز و اقارب دوست آشنا سبکو چھوڑ بادشاہ کے ہمراہ غیر ملک کو جاناپڑا وہ ماہرفن لڑکی مٹی کے برتنوںپر نقش کیا کرتی تھی اور رنگسازی کے ہنر میں یکتاے فن سمجھی جاتی تھی — مگر جبسے پیاراوطن چھوٹا اُس کےدل پسند ہنر کی صفائی و خوبی بھی جاتی رہی یہہ بیچاری ہمیشہ غمگین اور اُداس رہتی کبھی کبھی جومارے باندھے کام کرتی تو اُس میں اگلی سی خوبی کا نام بھی نہوتا — اگرچہ ان صناع قیدیوں کا محافظ اس کی غمزدہ صورت دیکھکر اسپر بہت رحم کھاتا تھا مگر بادشاہ کے خوف سے اکثر یہی کہا کرتا تھا کہ اب کے جو بادشاہ سلامت معائنہ کو تشریف لائینگے تو میں تمہاری کامچوری اور سستی کی ضرور شکایت کرونگا *

بادشاہ سلامت عنقریب ھي آنے والے تھے کیونکہ گو اُن کو مہمات جہانداري بہت ھي درپیش رھتي تھیں مگر اُنھوں نے مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ یہہ کارخانہ قایم کیا جاے — اس لیئے اکثر قدم رنجہ فرماتے تھے تاھم وقت مقررہ پر بادشاہ سلامت کا آنا نہوسکا - یہاں آنے سے قبل وہ یہودیوں کي نمایش میں پاتسدم تشریف لیگئے جہاں اُن کا ارادہ ایک یہودي دستہ طیار کرنے کا تھا باوجودیکہ یہودیوں کي نمایش نہایت دلچسپ تھي مگر نہیں معلوم ایسا کیا امر ناگوار گذرا کہ وھاں سے سودھے محل سان‌ساؤسي میں تشریف لے گئے اور صبح کا باقي وقت بالکل تنہائي میں گذار دیا — گذشتہ شب کو بادشاہ کے روبرو ایک انگریز سیاح پیش ھوا تھا جو کچھہ عرصہ پیرس میں نواب لاراگیس کے ھمراہ مٹي کے برتنوں کے متعلق تجربہ کرنے کے لیئے رھا تھا اور اُس نے اس فن کے ماھر مسٹر ویج ووڈ باشندہ ایٹروریا سے اسجارہ میں بہت کچھہ حاصل کیا تھا اور اب شاہ عالم پناہ نے اُس کو اپنے کار خانہ کے نئے تجربوں کا امتحان کرنے کو بلایا تھا — جب یہودي نمایش ختم ھوچکي تو انگریز سیاح حسب فرمان اعلی حضرت برلن میں ظروف سفال کا کارخانہ دیکھنے گیا — اپنے یہاں کي طرز کي عمدگي اور اپنے وطن کي بڑائي جتانے کو اُس نے وہ نمونے دکھانے شروع کیئے جو اُس کے پاس تھے کل شرفا جو بادشاہ کے استقبال کو حاضر تھے اُس کے گرد جمع ھونے لگے ان میں ایک نواب زادہ آگسٹس لانس کا بھي تھا اس کا مولد تو پولینڈ تھا مگر اس کي تربیت پر شیا میں ھوئي تھي اور پاتسدم کے جنگي اسکول کا تعلیم یافتہ تھا — بادشاہ سلامت نے اس کي عالي حوصلگي اور پر جوش طبیعت پر کئي دفعہ اظہار خوشنودي فرماکے اُس کو اپنے ھمسروں میں خاص طور پر ممتاز کردیا تھا مگر وہ عالي ھمت اور بلند نظر تھا — اس حوصلہ افزائي اور تعریف سے کم ظرفوں کي طرح جامہ سے باھر نہیں ھوا اور نہ خود فراموشي میں مبتلا ھوا — اس کي طبعي حریت نے اُس غلامي کي صفت سے جسے خوشامد کہتے ھیں اس موقع پر بھي اسے باز رکھا — وہ ھمیشہ بادشاہ سلامت کے خصائل حمیدہ کا بڑا مداح تھا - مگر ساتھہ ھي ذات شاھي کے عیوب بھي اُس کي نظر میں تھے —

اور بعض اوقات دور اندیشي کے خلاف اپني حیثیت سے گذر کر ایسي بات کہہ بیتھتا تھا جو چھوٹا منہ بڑي بات کي مصداق ہوتي تھي - اس وقت انگریز سیاح سے وہ اپنے بادشاہ کي بڑي تعریف کر رہا تھا ہر پہلو سے اُس کو بڑھا رہا تھا - اثناے گفتگو میں کہیں اُس کي زبان سے نکل گیا کہ خود مختار بادشاہ کي حکومت میں واقعي بہت نقصان ہیں اور یہہ کہنے سے اُس کي مراد یہہ تھي کہ گویا اُسکے بادشاہ کي ذات جمہوري سلطنت کے اوصاف کي جامع تھي *

سیاح نے کارخانے میں داخل ہوتے ہوئے نہایت آهستہ سے جواب کے طور پر کہا *

سیاح " خود مختار بادشاہ ! خوب ! یہہ آپ نے کیا فرمایا کیا یہہ شاہ فریڈرک خود مختار نہیں ہیں - کیا اس سلطنت کو آپ شخصي سلطنت نہیں سمجھتے ؟ - ہاں البتہ یہہ ہونہار کارخانہ چند دن میں ڈریسڈن کا کارخانہ بن جاے گا اور دنیا کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا — مگر دیکھئے نا — اِن کاریگروں کے چہروں سے معلوم ہوتا ہی کہ جنگي قیدي ہیں اور خود مختار بادشاہ کے مفتوح ہیں " *

وہاں بہت سے چہروں سے مایوسي ٹپک رہي تھي اور اکثر پر اُداسي چھائي تھي *

سیاح - " دیکھیئے جناب اس سراپا غم و اندوہ کي تصویر کو ملاحظہ فرمائیے - اگرچہ محافظ بھي پاس کھڑا ہی مگر کس بیدلي سے کام کررہي ہی - یہي اور سب غلاموں کا حال ہی — ہمارے انگریز کاریگر کاش آپ اُن کو دیکھتے اور ہي طرح سے کام کرتے ہیں " —

لانسکا " تو کیا آزاد لوگ کبھي بیمار نہیں ہوتے - کیا آپ لوگ اپنے بادشاہ کو الزام دیتے ہیں جبکہ رعیت میں سے کوئي شخص بیمار اور زرد پڑجاتا ہی - یہہ عورت تو ظاہر ہی کہ بیمار ہی دیکھئے میں محافظ سے اس کي بابت دریافت کرتا ہوں " *

نواب زادہ محافظ کي طرف مخاطب ہوا اور اُس سے جرمن زبان میں باتیں کرنے لگا مگر اس خیال سے کہ مبادا اُس کے بادشاہ پر الزام آسکے

انگریزی میں ترجمہ نہ کیا اور واپس آکر سیاح کے ساتھہ دوسری گفتگو چھوڑ دی — تھوڑی دیر میں لوگ بہت جمع ہوگئے اور سیاح اُن کو اپنے نمونے دکھانےمیں ھمہ تن مشغول ہوگیا - نواب زادہ فوراً اُس کمرہ میں گیا جہاں وہ صوفیہ کو بڑی بیدلی سے کام کرتے ہوئے چھوڑ گیا تھا اور اُس سے پوچھنے لگا *

نواب زادہ " کیوں — بتاؤ یہہ تمھاری حالت کیا ہی ؟ معلوم ہوتا ہی کہ جب سے تم سیکسنی سے آئی ہو کوئی کاریگری تم نےنہیں دکھائی اگرچہ مجھے (ایک برتن کی طرف اشارہ کرکے) یہہ برتن بھی تمھارے ہی ہاتھہ کا رنگا ہوا ہی - کیوں ؟ *

صوفیہ " ہاں جناب رنگا تو میںنے ہی ہی مگر بڑی منحوس گھڑی کا رنگا ہی - نہ میں اُس کو رنگتی نہ بادشاہ سلامت اُس کو پسند فرماتے اور نہ میں اس وقت ——— بیچاری صوفیہ کو اپنے وطن کی یاد اور اپنے عزیزوں کا خیال ایسا آیا کہ اُس کی زبان بند ہوگئی اور آگے ایک لفظ نہ کہہ سکی *

نواب زادہ "ہاں - اچھا تو تم اس وقت اگر یہاں نہ ہوتیں تو سیکسنی میں ہوتیں - مگر اب تم سیکسنی کو بھول جاؤ یہاں بھی تو خوش رہ سکتی ہو *

صوفیہ " جناب کیسے بھولوں — میں تو اپنے وطن کو بھول نہیں سکتی - میرا دل وہاں کی آب و خورش سے بنا اور پلا ہی اور میرے عزیزوں کے اخلاص پیار سے اُس کی پرورش ہوئی ہی - نہ وہ دل بدل سکتا ہی نہ میں سیکسنی کو بھول سکتی ہوں " - ایک کاریگر (نواب زادہ کے پاس آکر) " جناب ——— سیکسنی میں اُس کی شادی ہونے ہی والی تھی کہ وہ یہاں کھینچ بلائی گئی بیچاری کی سارے عیش و آسایش کی زندگی خاک میں مل گئی " *

نواب زادہ " کیا اُس کا شوہر یہاں نہیں آسکتا اُس کی شادی تو یہاں بھی ہوسکتی ہی " *

کاریگر (نہایت دبی آواز سے) " وہ تو یہاں آگیا ہی - برلن میں چھپ کر رہتا ہی مجھے اُمید ہی کہ آپ اُس کو گرفتار نکرسکینگے " *

نواب زادہ " نہیں - ہمنے نہ کسی کو گرفتار کرایا ہے نہ اُس کو کراونگا اُسکو چھیڑنے کی کیا ضرورت ہے ؟ " *

کاریگر " بادشاہ سلامت کی یہی خوشی ہے کہ صوفیہ اب اُس کو اپنا شوہر نہ بنائے آپ کوتو معلوم ہوگا بہت سی عورتیں جو اسیطرح سیکنسی سے آئی ہیں مجبور کی گئی ہیں کہ وہ اہل پرشیا سے شادی کریں — صوفیہ بھی ایک شخص کے حصہ میں آئی ہے' جو کہتا ہے کہ اگر صوفیہ نے اُس سے ایک ماہ کے اندر اندر شادی نہ کرلی تو وہ بادشاہ سلامت سے بغیر شکایت کیئے نہیں رہنے کا — محافظ صاحب بھی اُس کی سستی و کاہلی کی شکایت خداوند نعمت سے کرنے کو ہیں - اگر اُس نے اپنی حالت درست نہ کی تو اب اُس کی خیر نہیں نظر آتی — ہم تو اُس سے بہت کچھہ کہتے ہیں مگر اُس کی سمجھہ تو کچھہ ماری سی گئی ہے - وہ آدھا دن دیوانوں کی طرح بیکار و ملول بیٹھے بیٹھے کاٹ دیتی ہے — ہمیں اُس پر بڑا رحم آتا ہے — مگر بادشا سلامت مالک ہیں — وہ خوب جانتے ہیں — اُن کا حکم ماننا چاہیئے " *

نواب زادہ (طیش میں آکر) کم ہمت — بزدل - تم غلاموں سے بدتر ہو - تم ظالم خود مختار بادشاہ کی حکومت میں رہنے کے لایق ہو - کیا — "بادشاہ سلامت خوب جانتے ہیں - اُن کا حکم ماننا چاہیئے خواہ وہ انصاف و انسانیت کے خلاف ہی حکم کیوں ندیں ؟ " *

نواب زادہ یہہ کہکر خاموش ہوگیا - سب لوگ حیران انگشت بدنداں کھڑے تھے مگر صوفیہ کے چہرہ سے وہ مایوسی کی تاریکی دور ہوگئی اور اُمید کی خوشی سے اُس کی پیشانی چمکنے لگی - اُس نے اپنا کام چھوڑدیا اور دوڑکر نواب زادہ کے قدموںپر گر پڑی اور گڑگڑاکر کہنے لگی

صوفیہ " آپ مجھے بچا لیجئے - آپ بچاسکتے ہیں - آپ میں ہمت اور جرات ہے اور آپ نواب ہیں آپ بادشاہ سلامت سے عرض کرسکتے ہیں - مجھے اس نفرت انگیز شادی سے بچالیجیئے " *

جتنے شرفا انگریز سیاح کے گرد و پیش کھڑے تھے جب اُنھوں نے کاریگروں کا غیر معمولی ہجوم دیکھاتو سب کے سب ادھر بڑھے - صوفیہ ان کو دیکھکر اٹھہ کھڑی ہوئی اور چپکے سے جاکر اپنے کام میں لگ گئی - نواب

زادہ صاحب کا ہاتھہ پکڑ باہر چلدیا اور نہایت بلند آواز میں کہنے لگا *

نواب زادہ لانسکا " آپ سچ فرماتے ہیں - بےشک آپ کا کہنا نہایت بجا ہی فریڈرک ظالم ہی - مگر میں اُس کے شکار کو اُس سے کس طرح چھڑاوں ایک نوجوان مسٹرالبرٹ لانسکا کا دوست اُس کے پیچھے پیچھے ہولیا کہ کسی طرح اپنے نواب دوست کا غصہ فرو کرے *

البرٹ " جناب اس درشتی و تندی سے آپ کسی کو نہیں بچاسکتے - یہہ تیز مزاجی و کوتاہ اندیشی آپ کے کسی کام نہیں آنے کی - ہاں الٹا آپکو خطرہ میں ڈالدیگی " *

نواب زادہ نے اپنے دوست کو نہایت سخت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھکر کہا *

لانسکا " تو جناب یہہ آپ کی پست ہمت دور اندیشی بھی کسی کو نہیں بچاسکتی - آپ شوق سے دور اندیش ہوجیئے میں تو ہمت پسند کرتا ہوں " *

" البرٹ " توکیادور اندیشی و ہمت ایک دوسرے کی ضد ہیں ؟ " *

نواب زادہ - یہہ تو میں جانتا نہیں کہ ایک دوسرے کی ضد ہیں یا نہیں ہیں ہاں اس وقت میں آپسے آپ کے بیہودہ اصول منطق کے موافق گفتگو نہیں کرسکتا - آپ کے لیئے تو صرف منطق ہی ایک چیز خدا نے پیدا کی ہی اس سے باہر تو آپ کو کچھہ معلوم ہی نہیں ہوتا " *

البرٹ " جناب نہیں - نہیں آپ کی گفتگو کو تو میں دیکھہ منطق پر بھی ترجیح دیتا ہوں — آپ ہروقت منطق کے عمدہ اصولوں کو نتقا کچھہ برا بھلا کہتے ہیں - مگر میں آپ سے گفتگو کرنے سے باز نہیں رہتا " یہہ کہتے ہوئے البرٹ مسکرایا بھی کہ کہیں اُس کا دوست بھی ہنس دے مگر اُس پر کسی چیز کا اثر نہ ہوا *

نواب زادہ " آپ بجا فرماتے ہیں — آپ کے لیئے تو منطق و علم فصاحت کی مشق ضروری ہی آپ کا کام ہی ایسا ہی — مگر میں تو

ایک سیدھی آدمی ہوں — میرے کام کے ہتھیار اور میرے جذبات اور ہیں ۔

البرٹ "خیر — میں بحث کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا مجھے آپ کے ہتیاروں کی عمدگی میں کلام نہیں صرف اتنا کہدینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میرے ہتھیار بھی گو وہ قلم اور زبان ہی ہوں آپ کی خدمت کے لیئے عندالضرورت ہمیشہ حاضر ہیں — میں ہمیشہ آپ کے فائدہ اور نفع کی بات کہنا چاہتا ہوں" اس سنجیدہ اور مہذب بھرے جواب سے لانسکا بہت متاثر ہوا اور البرٹ کا ہاتھ ہاتھ میں لیکر کہنے لگا ۔

لانسکا نہیں معلوم مجھے کیا کیا کچھ پیش آتا اگر مجھے آپ جیسے دوست نہ ملے ہوتے — والدہ صاحبہ اکثر یہی فرماکرتے ہیں — مگر اب یہہ فرمائیے کہ ہم اس بیچاری عورت کے لیئے کیا تدبیر کریں — کچھ نہ کچھ کرنا ضرور چاہیئے " ۔

کافی غور و تامل کے بعد یہہ قرار پایا کہ بادشاہ کی حضور میں ایک عرضی گزرانیں بات یہہ تھی کہ شاہ فریڈرک اپنی رعیت کی ادنی ادنی درخواستوں پر بھی بہت التفات کرتا تھا — غرض ایک عرضی صوفیہ کے متعلق حضور شاہ میں بھیجی گئی اور نہایت تشویش کے ساتھہ صدور حکم کا انتظار ہونے لگا ۔

شاہ فریڈرک جب کبھی پاتسدم تشریف لاتے تھے تو لانسکا کی والدہ کے ہاں ضرور تشریف لاتے اور عزت افزائی فرماتے - لانسکا کی والدہ بہت ضعیف العمر مگر انتہا درجہ کی قابل بیگم تھیں - وہ اپنے یہاں ایک مجلس منعقد فرمایا کرتی تھیں جس میں دور دور سے علما و فضلا آکر شریک ہوتے تھے خاص کر فرانس کے ادبا جو اس وقت فریڈرک اعظم کے دربار میں تھے اکثر شریک جلسہ ہوتے تھے — صوفیہ کی بابت عرضی دیئے بہت دن نہیں ہوئے تھے کہ بادشاہ سلامت اس مجلس میں رونق افروز ہوئے - جب علمی گفتگو ختم ہوچکی تو شاہ فریڈرک نے انگریز سیاح سے مخاطب ہوکر فرمایا ۔

بادشاہ " نہیں صاحب — ایچ ووڈ نے تو باربرنی کے گلدان کی نقل اُتاری ہی نا ؟ " ٭

سوداگر (نہایت ادب سے) " ہاں حضور وہ نقل اصل سے اسقدر مشابہ تھی کہ بڑے بڑے مبصر بھی نقل کو اصل سے تمیز نہیں کرسکتے تھے " ٭

سوداگر نے اس گلدان کی بہت تعریف کی اور ایک شاعر کے چند شعر بھی اس گلدان کی تعریف میں اعلی حضرت کو سنائے — بادشاہ سلامت خود بھی شاعر تھے — اس لیئے اشعار کو نہایت غور سے سنکر فرمایا کہ ہم اپنے پرشیا کے گلدان کی تعریف میں خود شعر کہینگے ٭

سوداگر نے یہہ سنکر اُس گلدان کے دیکھنے کی آرزو ظاہر کی بادشاہ سلامت نے فرمایا ٭

بادشاہ سلامت " ہمارا ارادہ ہی کہ پرشیا کے گلدان کے نام سے ایک گلدان بنوائیں جس کے لیئے انعام دیا جاے — ہمیں اُمید ہی کہ اس طریقہ سے جو گلدان تیار ہوگا وہ نہایت ہی نفیس اور حسب دلخواہ ہوگا — انسان مقتدر اہل الراے ہو تو ہر فن اور ہر ہنر کے نمونے حاصل کرسکتا ہی — انسان کے دل انسان کے ہاتھہ اٹلی انگلستان اور پرشیا سب جگہہ یکساں ہیں پھر کوئی وجہ نہیں کہ ہم کامیاب نہوں اور ایسا عمدہ گلدان جیسا کہ باربرنی کا ہی یا ایچ ووڈ والی اُس کی نقل ہی نہ بنواسکیں — مجھے خوب معلوم ہی کہ ہمارے ملک میں بڑے لایق اور قابل اہل فن موجود ہیں — (لانسکا کی طرف دیکھکر) برلن کے کارخانہ میں ایک عورت ہی جو اپنے شوہر کے ساتھہ اپنے وطن سیکسنی کو واپس جانا چاہتی ہی چنانچہ اُس کو بھی دوسرے جنگی قیدیوں کی طرح اپنی رہائی کے لیئے فدیہ ادا کرنا چاہیئے اگر روپیہ نہیں دے سکتی تو کوئی ایسا کام بنائے جو اُس کا بدل ہوسکے — البتہ سستی اور کاہلی پر میں کسی کی کچھہ رعایت نہیں کرسکتا — بادشاہ وقت کا حکم خواہ وہ آئین جہانداری کے موافق ہو یا نہو ماننا چاہیئے یہہ فرماکر بادشاہ سلامت وہاں سے تشریف لیگئے اب لانسکا کے دوستوں کو معلوم ہوا کہ وہ لانسکا کے کوتاہ اندیش الفاظ ضرور بادشاہ سلامت

کے کان تک پہنچ گئے اس خیال کے پیدا ہوتے ہی سب کو لانسکا کی جان معرض خطرہ میں نظر آنے لگی — مگر جب بادشاہ سلامت نے وہی لطف و کرم مرعی رکھا اور بارگاہ دولت میں اسی الطاف و امتیاز سے مخصوص فرمایا جو اُس واقعہ سے پہلے معمول تھا تو لوگوں کو نہایت حیرت ہوئی - نواب زادہ کی طبیعت میں سماجت اور خلوص نہایت اعلی درجہ کا تھا یہہ صورت دیکھکر بادشاہ سلامت کے قدموں پر گرپڑا اور نہایت ادب و انکسار کے ساتھہ اپنے بیجا الفاظ کی معذرت کرنے لگا *

لانسکا - " خداوند نعمت مجھے معاف فرمائیں - غصہ میں میری زبان سے حضور کی شان میں ظالم کا سخت بیجا لفظ نکل گیا ھی " *

بادشاہ سلامت " میرے عزیز — تم ابھی بچے ہو اور بچے ہوئے ' بیوقوف ہوئے ان کی باتوں کا میں برا نہیں مانتا — جب تم بڑے ہوگے تو خود جان لوگے کہ ایک ایسے بادشاہ کی دارالخلافہ میں رہ کر جس کو تم ظالم سمجھتے ہو بے سوچے سمجھے زبان کھولنا دانشمندی اور دور اندیشی کے سراسر خلاف ہی " (صوفیہ کی عرضی نکالکر) لو اپنی صوفیہ کی عرضی لو *

عرضی پر حسب ذیل حکم تحریر تھا *

" سب کاریگر ایک ایک گلدان بنانے میں اپنی اُستادی دکھائیں اور اس ماہ کے آخر تک باب عالی میں پیش کردیں جو گلدان سب سے اچھا ہوگا اُس کا نام پرشیا کا گلدان رکھا جائیگا اور بنانے والے یا والی کو اپنے زوج کے انتخاب میں آزادی دیجائیگی نیز وہ اپنے وطن کو واپس جاسکے گا یہیں سکونت اختیار کرنے پر اُس کو پانسو روپیہ کا انعام بھی ملے گا - ہر کاریگر کو چاہیئے کہ اپنے گلدان پر اپنا نام ضرور لکھدے تاکہ انعامی گلدان کے ساتھہ اُس کا نام بھی یادگار رہے *

جب صوفیہ کو یہہ خبر معلوم ہوئی تو حقیقت میں اُس کے مردہ جسم میں جان سی پڑگئی دل میں اطمینان کے ساتھہ اس کام کے کرنے کے لیئے ایک خاص جرات اور ہمت پیدا ہوگئی دل کی افسردگی بالکل دور ہوگئی — خوش خوش اُس نے خدا کا نام لیکر کام شروع کردیا - اُسی پر کیا حصر تھا سب کاریگر خوش تھے کسی کو وطن جانے کا شوق

تھا کوئي انعام ملنے کي اُميد ميں بے اختيار ھوا جاتا تھا کسي کو اپنے نام کي شہرت کا خيال تھا غرض ايک تازي اُميد نے سب کے کانوں ميں کچھہ ايسا منتر پھونک ديا تھا کہ ھر ايک يہي سمجھتا تھا کہ اُسي کا گلدان پرشيا کا گلدان ھوگا اور اس لئے سب جان توڑ کر کوشش کر رھے تھے ليکن صوفيہ کي محنت اور جانفشاني سب سے زيادہ تھي اُس کي ان تھک کوششوں کي کچھہ انتہا نہ تھي — کاريگر اپنے نمونے خوش مذاق لوگوں کو دکھاتے اور اُن کي صلاح کے موافق بعض ترميميں بھي کرتے تھے غرض انعام جيتنے کے لئے سارے جتن کر رھے تھے — صوفيہ نے بھي جب اپنا گلدان تيار کرليا تو والدہ لانسکا کي خدمت ميں لارکھا اُنھوں نے اُس کي نہايت تعريف کي اور صوفيہ کو انعام ملنے کي توقع دلائي اب صوفيہ کي پس و پيش ميں پڑي کبھي ٹوٹتي اور کبھي بندھتي اُميد کو کچھہ تقويت ھوگئي امتحان کے دن سارے گلدان شاھي محل سراے کے ايک کمرہ ميں حسب الحکم اعلى حضرت ترتيب سے رکھے گئے اور خداوند نعمت اُن کے معائنہ کو خود بہ نفس نفيس اُس کمرہ ميں تشريف لےگئے— نواب‌زادہ لانسکا اور چند دوسرے امراشاہ عالم پناہ کے ھمراہ تھے مگر کوئي کچھہ کہہ نہيں سکتا تھا بادشاہ سلامت نے ادھر اُدھر گلدانوں کو غور سے ملاحظہ فرماتے فرماتے ايک کو پسند فرمايا اور کہا کہ يہہ پرشيا کا گلدان کہلانے جانے کے قابل ھی — نواب زادہ لانسکا نے فورا بادشاہ سلامت کو صوفيہ کا نام دکھلايا اور وھانسے سيدھا اپنے مکان کو روانہ ھوا يہاں صوفيہ معہ اپنے شوھر کے سخت تشويش سے اپني قسمت کے فيصلہ کا انتظار کر رھي تھي — انعام کي خبر سنکر وہ بيحد خوشي ھوئي خدا کا ھزار ھزار شکر کرتي تھي اور نواب زادہ و بيگم صاحبہ کي ھمدردي کي ممنون تھي •

دوسرے دن صبح کو اُس کي شادي قرار پائي کہ اپنے وطن کو بالکل فائزالمرام ھوکر جائے اس لئے ھر قسم کي طياري کرنے کے لئے وہ بيگم صاحبہ سے رخصت ھورھي تھي کہ دروازہ پر شور سنائي ديا معلوم ھوتا تھا کہ کوئي دربان سے لڑ رھا ھی — لانسکا فورا باھر آيا تو ديکھا کہ دروازہ پر سارا کمرہ شاھي پولس سے بھرا ھي ' نہايت متعجب ھوکر اُس نے اُن کے آنے کا سبب دريافت کيا تو اُن کے افسر نے کہا •

افسر پولس " کیا لانسکا آگسٹس آپ هي کا نام هی ؟ " *

نواب زادہ- هاں لانسکا مجهي کو کہتے هیں تمہارا مجھسے کیا مطلب هی ، یہہ بیوقت کیوں هجوم کیئے هو ؟ " *

افسر — " هم یہاں حضرت عالم پناهي کے حکم سے آئے هیں - کیا اس مکان میں ایک عورت مسماة صوفیہ هی ؟ " *

نواب زادہ — " هاں هی — تم اُس کا کیا کروگے ؟ " *

افسر " هم اُس کو اپنے ساتهہ لیجائینگے اُسے سکسفي وسا میں اس کے وطن میسن کو پہنچانا هی اور اے چهوٹے نواب بادشاہ سلامت نے آپ کي گرفتاري کا حکم دیا هی آپ کو همارے ساتهہ قلعہ رسوانڈا میں چلنا هوگا " *

نواب زادہ (نہایت تعجب اور غصہ میں) " کیا کیا گرفتاري ! میري گرفتاري ! کیوں ؟ گرفتاري کا سبب بهي تو بتلاؤ — اس عتاب شاهي کي وجہ کیا هوئي آخر کچهہ تو کہو بیگم صاحبہ کو دیکهہ کر جو اس وقت لانسکا کو دیر هونے پر خود تشریف لے آئي تهیں لانسکا چپ هوگیا اور والدہ کے کہنے پر مجبور هوا کہ سپاهیوں کے ساتهہ هولے *

بیگم صاحبہ (بیٹے کي گرفتاري معلوم کرکے) " اچها تو لانسکا تم لڑتے کیوں هو — اس سے تو کچهہ حاصل نہیں تم ان کے ساتهہ هوجاو — خدا تمہارا حافظ هی تمہاري عصمت اور داد شاهي سے مجهے کامل اُمید هی کہ تم عنقریب هي واپس آجاوگے " *

نواب زادہ سپاهیوں کے ساتهہ چلاگیا مگر اب اُس کي ماں کي عجیب حالت تهي بهیجتے تو اُسنے بهیجدیا مگر اب دل بیقرار هورها تها دم بهر چین لینا دوبهر هوگیا آگے تو جب کبهي کچهہ عرض معروض هوتي بادشاہ کے پاڈسڈم تشریف لانے پر کرلیا کرتي تهي اب یہہ کیسے هوسکتا تها کہ لانسکا کي نسبت دریافت حال کے لیئے وہ اُن کا پاڈسڈم میں بیٹهي انتظار کرتیں جو گهڑي گذرتي تهي بے چیني زیادہ هوتي جاتي تهي ناچار بعجلت

تمام محل شاہی کو روانہ ہوئیں کہ اعلی حضرت سے اپنے فرزند کی گرفتاری کا سبب دریافت کریں اور رہائی کی تدبیر سوچیں —
محلسراے شاہی میں پہنچکر اُن کو خداوند نعمت کا بہت انتظار کرنا پڑا کیونکہ بادشاہ سلامت پریڈ کا ملاحظہ کررہے تھے — ایک عرصہ کے بعد جب بادشاہ سلامت تشریف لائے تو سب سے پہلے بیگم صاحبہ سے گفتگو فرمائی " *

بادشاہ سلامت " مجھے یقین ہی [کہ بیگم صاحبہ آپ اپنے بیٹے کی بیوقوفی اور نمکحرامی میں شریک نہیں ہیں " *

بیگم صاحبہ " میں تو لانسکا کو ہرگز ایسا نہیں سمجھتی کہ کوئی کام نمکحرامی کا اُس سے سرزد ہوا ہو — ہاں کوئی بیوقوفی کر بیٹھا ہو تو عجب نہیں " *

بادشاہ سلامت " آپ مجھے شام کے چھہ بجے سان ساوسی میں رنگین ساماں والے کمرہ میں ملیں تو میں آپ کے فرزند ارجمند کی نمک حرامی و نافرمانبرداری کا کام اچھی طرح بتلاؤں " *

شام کے وقت بیگم صاحبہ وہاں تشریف لیگئیں اور اُس کمرہ میں بادشاہ سلامت کے انتظار میں ٹہلتی رہیں اُس وقت ان کے دل کی حالت نہایت نازک ہورہی تھی بادشاہ کے عتاب اور اپنے بیٹے کی قید کے خیال سے کلیجہ ہاتھوں اُچھل رہا تھا ذراسے کھٹکے پر چونک پڑتی تھیں کہ اتنے میں بادشاہ سلامت تشریف لے آئے اب تو بیگم صاحبہ نہایت پریشان بدحواس خاموش بت بنی کھڑی ہوئی تھیں بادشاہ سلامت نے نہایت سخت نظر سے بیگم صاحبہ کو دیکھکر اُن کے دل کو اور بھی ہلادیا اور پھر فرمانے لگے *

بادشاہ سلامت — معلوم ہوتا ہی آپ کو اپنے بیٹے کی اس حرکت ناشایستہ کا ذرا بھی علم نہیں ہی " (یہہ فرماکر صوفہ کا گلدان اُٹھایا) آپ اس گلدان سے تو ضرور واقف ہونگی اور اس کے پھندے پر جو شعر لکھا ہی وہ بھی آپ کی نظر سے گذرا ہوگا *

بیگم " هاں حضور میں گلدان اور شعر دونوں سے واقف هوں - شعر تو لانسکا هي کا هی " *

بادشاہ سلامت " اور گلدان پر بھي اُس نے یہہ اپنے هاتھہ سے شعر کھودا هی *

بیگم " خداوند نعمت سیکسٹي والي وہ غریب عورت جوایسي عمدہ نقاش هی لکھنا نہیں جانتي تھي اس لیئے لانسکا نے اپنے هاتھہ سے گلدان پر یہہ شعر اور اُس کا نام لکھدیا هی " *

بادشاہ سلامت " اس شعر میں میري بہت هي تعریف هی " بادشاہ سلامت نے لفظ بہت هي تعریف پر بہت زور دیا تو بیگم صاحبہ بولیں -

بیگم " خداوند نعمت کچھہ هي هو اُس سے ایسا کام هونا بالکل بعید از قیاس هی کہ وہ حضور کي تعریف بیہودہ خوشامدیوں کي سي کرے — یہہ شعر تو اُس کا اُس وقت کا بنایا هوا هی جب خداوند نعمت نے اُس کو ایک بے سوچے سمجھے نہایت بیجا و نا زیبا بات کہدینے پر از بس لطف و عنایت شاهانہ سے معاف فرمایا تھا اُس وقت خاص جوش میں یہہ شعر حضور کي شان میں اُس کي زبان سے بیساختہ نکل گیا تھا وہ تو شاعر بھي نہیں — مگر حضور کو شاید مبالغہ کے خیال سے یہہ شعر ناپسند هوا - خیر- خداوند نعمت میں تو کسي طرح نہیں سمجھتي کہ یہہ شعر اُس کي قید کے لیئے کافي جرم خیال کرلیا جاے " *

بادشاہ سلامت " بیگم صاحبہ آپ ماں هونے کي حیثیت سے بجا فرماتي هیں مگر افسوس وہ دانشمندي آپ کي گفتگو میں نہیں رهي جو پہلے عام طور پر آپ کي دلچسپ اور عاقلانہ گفتگو سے ظاهر هوا کرتي تھي — میں نے یہہ کب کہا هی کہ اُس کي گرفتاري اس شعر کے باعث کي گئي هی — میں خوب جانتا هوں کہ خوشامدیوں کي خوشامد اور بیوقوفوں کي بیوقوفي کو کس طرح برتنا چاهیئے - یہہ معاملہ تو بالکل نمکحرامي اور احسان فراموشي تک پہنچ گیا هے جس کو میں کسي طرح معاف نہیں کرسکتا - بیگم صاحبہ ذرا صبر کیجئے - میں آپ کي عذرداري کو خوب غور و توجہ سے سنوں گا - اس وقت آپ یہہ نقش کردہ حروف

دیکھئے — نہیں اُن کے پڑھنے سے پہلے یہہ اور سن لیجئے کہ مجھے یہہ گلدان پیرس بھیجنا تھا اور میں اُس کو صندوق میں بند کرنے کا حکم دے چکا تھا — بند کرنے والے نے مجھے گلدان اُٹھاکر جب پیندے پر کا شعر دکھلایا تو سچ تو یہہ ہی کہ خوشامد کا اثر ہي کچھہ بہت ہوتا ہی — میں اُس سے نہایت محظوظ ہوا اور اس خوشي کے اظہار کے لیئے دل ہي دل میں انعام تجویز کرنے لگا - اُس شخص نے ایک آہ کھینچي اور پھر مجھے گلدان دکھلایا تو جس جگہہ پہلے نیلا رنگ بھرا تھا وہاں رنگ چھوٹ جانے سے ایک لفظ نکل آیا جو ذرا مشکل سے پڑھا جاتا تھا - دیکھئے اب بالکل صاف ہی یہہ لفظ ظالم ہی اب غور سے شعر کے اوپر کي عبارت پڑھیئے - لکھا ہی (درصفت شاہ فریڈرک اعظم ظالم) اسے پڑہ کر وہ ساري خوشي اور انعام کے خیالات تو ہوا ہوگئے اور اس نمکحرامي پر ایسا غصہ اور طیش آیا کہ اگر میں اُسوقت ضبط نکرتا تو نہ معلوم کیا ہوجاتا — اسوقت میں آپ کے ضعیف دل کو اُن غضبناک خیالات کے اظہار سے رنجیدہ نہیں کرنا چاہتا - خیر - میں ایسا ظالم ہوں کہ بیٹے کي نمکحرامي کي سزا بیٹے ہي تک محدود رکھي اور ماں سے کوئي مواخذہ نہ کیا — بیگم صاحبہ میں آپ سے ذرا بھي برگشتہ خاطر نہیں ہوں — آپ خاطر جمع رکھیئے — انشاءاللہ آپ کے آیندہ سہ شنبہ کے جلسہ میں میں ضرور شریک ہوں گا *

کم نصیب ماں سے ابھي تک کوئي بات بن نہ پڑي چپ چاپ کھڑي سنتي رہي اخیر میں ٹھنڈي سانس بھرکر بولي کہ اگر یہہ لانسکا ہي نے لکھا ہی تو کونسا عذر سنا جاسکتا ہی *

بیگم صاحبہ کو کسي طرح یقین نہیں آیا کہ درحقیقت یہہ لفظ لانسکا ہي نے لکھا ہی مگر اس وقت اُن کا رنج اور افسوس بہت بڑہ رہا تھا وہ اپنے بیٹے کي بے وقوف اور نادان حرکات یاد کررہي تہیں اُن کو یہہ خیال بھي ہوتا تھا کہ لفظ لکھا تو لانسکا ہي کے خط میں ہی غرض یہي اُدھیڑ بن کرتي کرتي وہ مکان پر پہنچیں - یہاں البرٹ پہلے سے لانسکا کا حال دریافت کرنے کے لیئے بیٹھا تھا — جب البرٹ نے سارا قصہ سنا تو اُسکو بھي مطلق یقین نہیں ہوا کہ لانسکا نے وہ لفظ لکھا ہی — رنج تو اُسکو

بھي سنکر بہت ہوا مگر اُس نے بیہودہ خیالات میں وقت ضایع نہیں کیا اور رونے دھونے اور رنج کرنے کو مناسب نہ سمجھا وہ فوراً اُس شخص کے پاس دوڑا گیا جس کو بادشاہ سلامت نے وہ گلدان صندوق میں بند کرنے کا حکم دیا تھا اور جس نے وہ لفظ سب سے پہلے دیکھا تھا پھر وہاں سے وہ سیدھا برتن کے کارخانہ میں پہونچا اور دریافت کیا کہ کون کون شخص لانسکا کو گلدان پر لکھتے ہوئے دیکھ رہے تھے غرض جب اُس نے ہر قسم کي تفتیش کرلي تو اُسے بالکل یقین ہوگیا کہ لانسکا بالکل بیگناہ ہی اور وہ لفظ اُس کا لکھا ہوا نہیں ہی ٭

بادشاہ سلامت نے سہ شنبہ کو بیگم صاحبہ کے ہاں تشریف لانے کا وعدہ فرمایا تھا اس لیئے اس روز سب لوگ بادشاہ سلامت کے آنے سے پہلے جمع ہوگئے تھے پلنگ پر بیگم صاحبہ بیٹھي تھیں اور چاروں طرف لوگ جمع تھے - وہي لانسکا کا قصہ چھڑا ہوا تھا - ہوتے ہوتے انگریز سیاح کہنے لگا ٭

سیاح — "واقعي ہم بڑے خوش نصیب ہیں ہمارے یہاں کسي شخص کو بلا اُس کے جرم کي اطلاع کے قید نہیں کرتے - حتی کہ دن دھاڑے سب کے اوپر اُس کے مقدمہ کي تحقیقات اُس کے ہمجنس ججوں کے ذریعہ سے نہ ہوجاے اور اُس کا جرم ثابت نہ ہوجاے کوئي شخص قید نہیں کیا جاتا" ٭

سیاح حسب عادت اپنے یہاں کي طرز حکومت کي نہایت شد و مد سے تعریف کررہا تھا لوگ اُس کي باتوں پر ایسے کان لگائے بیٹھے تھے کہ بادشاہ سلامت چپکے سے جیسے کہ وہ ہمیشہ بلا اطلاع کے آتے تھے آکر بیٹھ گئے اور کسي کو خبر نہوئي — بادشاہ سلامت سب باتیں اُنہیں میں چپ چاپ بیٹھے سنتے رہے حتیٰ کہ سیاح کي باتیں ختم ہوگئیں اور بیگم صاحبہ نے ایک آہ سرد کھینچ کر فرمایا ٭

بیگم "کاش لانسکا کے مقدمہ کي تحقیقات بھي اسي طرح کي جاتي ! " ٭

البرٹ "اور کاش میں اس کا وکیل ہوتا ! " ٭

اب تو بادشاہ سلامت سے خاموش نہ بیٹھا گیا *

بادشاہ سلامت " بے شک - مگر اس شرط پر میں تمہاري خواهش پوري کرونگا " بادشاہ کا بولنا تھا کہ سب لوگ ھک دھک رہ گئے " اس شرط پر کہ اگر تم ججان عدالت کو لانسکا کي صفائي کا اطمینان نہ دلا سکے تو تمہاري بھي وھي سزا ھوگي جو لانسکا کي ھوگي یعني قلعہ اسپانڈا میں بارہ ماہ تک قید رھوگے — یاد رکھو کوتاہ اندیش ھونا تو برا ھي ھي مگر کوتاہ اندیشوں کا ساتھہ دینا جان بوجھہ کر بلا میں گرفتار ھونا ھي — " (بیگم صاحبہ کي طرف مخاطب ھوکر) " بیگم صاحبہ بہت بہتر — میں انگریزي طرز سے لانسکا کي تحقیقات کرونگا اور بارہ جج اُس کے ھم رتبہ شرفا میں سے سماعت مقدمہ کے لیئے انتخاب کرونگا — اپني طرف سے مقدمہ کے لیئے میں خود ایک وکیل نامزد کرونگا " (البرٹ کي طرف دیکھکر) " اور اگر تم چاھو تو اُسي شرط پر لانسکا کے وکیل ھوسکتے ھو — ھوگے ؟ " *

البرٹ (نہایت شوق سے) " مجھے یہہ شرط بسرو چشم منظور ھي مگر کیا حضور والا مجھے اسپانڈا میں لانسکا سے ملنے کي اجازت عطا فرمائینگے ؟ " *

بادشاہ سلامت " یہہ ایک نئي بات ھي — خیر میں محافظ قلعہ اسپانڈا کو لکھہ بھیجونگا کہ وہ تمھیں لانسکا سے گفتگو کرنے کے لیئے دو گھنٹہ تک ملنے کي اجازت دے — اگر تم لانسکا سے گفتگو کرنے کے بعد اپنے ارادے سے باز آؤگے تو پھر میں اپني وہ شرط ضرور پوري کرونگا " *

البرٹ " بہت بہتر - ضرور کیجئے - میں ھر طرح حاضر ھوں " *

سب لوگوں نے بادشاہ سلامت کي مہرباني کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا اور البرٹ کي ھمت کي داد دي *

اس وقت لانسکا کي نسبت عام مجلسوں اور عام صحبتوں ھي میں گفتگوئیں نہیں ھو رھي تھیں بلکہ برلن اور پاٹسڈم کے شرفا میں جدھر دیکھو اُسي کے چرچے ھو رھے تھے شاھي دربار

کے علما و فضلا میں بھی اسی کا ذکر رہتا تھا - ایک انگریز ادیب سیاح جس کی شہرت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی اس وقت برلن میں موجود تھا اُس کو اس مقدمہ سے ایک عجیب تعلق ہوگیا تھا اُن سب باتوں کا شاہ فریڈرک پر بہت اثر پڑا کیونکہ عوام کے الزامات اور برا بھلا کہنے کا اُس کو اتنا خیال نہ ہوتا تھا جتنا ذی علم لوگوں کی راے کا - وہ جانتا تھا کہ یہہ لوگ میری شہرت اور ناموری کو آیندہ نسلوں تک پہونچا سکتے ہیں بلکہ ابدالاباد تک قایم رکھہ سکتے ہیں اس لیئے وہ اس کا بہت خیال رکھتا تھا کہ کہیں علما اور خصوصاً مورخین کی راے اُس کی بابت خراب نہ ہوجاے — اس وقت برلن میں چند غیر ممالک کے سیاح موجود تھے جن کا لحاظ کرنا شاہ فریڈرک کے لیئے نہایت ضروری امر تھا یہہ سب قیاسات ہیں جو اُس کی عام عادت و رجحان طبع سے اخذ کیئے جاتے ہیں ورنہ اصل بھید کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کونسی چیز تھی جس نے اُس کے دل کو اس مقدمہ میں معمول سے زیادہ رحیم بنا دیا تھا - وہ ضعیف بیگم کا یا نوجوان نواب زادہ کا خیال کرتا تھا یا اُس کو غیر ممالک کے سیاحوں کی رایوں کا پاس تھا کچھہ ہی ہو اُس نے اس مقدمہ کو بطرز انگریزی تحقیقات ہونے کا حکم دے دیا جس کا ذکر ہم آگے کرتے ہیں *

لانسکا سے ملکر البرٹ کا یقین اور بھی مستحکم ہوگیا اب کوئی چیز اُس کو وکالت سے باز نہیں رکھہ سکتی تھی بجز اس کے کہ لانسکا خود دوستانہ طریق سے منع کرتا تھا *

لانسکا — " بھائی البرٹ تم نے ایسی سخت شرطیں کیوں منظور کرلیں یہہ تو ممکن ہی کہ تم مجھے بے گناہ جانتے ہو مگر ایسی حالت میں اُس کا ثابت کرنا نہایت دشوار بلکہ محال ہی — کہیں آپ بھی میرے ساتھہ ذلت میں نہ پڑجائیں " *

البرٹ — " میں اپنے عزیز بے گناہ دوست کے ساتھہ قید ہوجانے کو کسی طرح ذلت نہیں خیال کرتا - آپ میرے لیئے کچھہ اندیشہ نہ کیجیئے جو ہو سو ہو مجھے کوشش ضرور کرنا چاہیئے " *

لانسکا — " شاید آپ کو یاد ہوگا کہ جب میں برلن کے کارخانہ سے واپس آرہا تھا اور غصہ میں بھرا ہوا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ میرے ہتھیار تمہارے واسطے جب ضرور ہو حاضر ہیں کیا خبر تھی کہ وہ وقت اتنی جلد آجائے گا - خیر بھائی البرٹ اب آپ جاتے ہیں - خدا حافظ — اللہ آپ کو کامیاب کرے - آمین " ●

مقدمہ کے دن لوگوں کا بڑا ہجوم تھا سب قسم کے لوگ دیکھنے آئے تھے پانسڈم میں ایک نئی بارک طیار ہوئی تھی اُسی کو اس مقدمہ کے واسطے عدالت گاہ بنایا گیا اور سب کے بیٹھنے کا کافی انتظام کیا گیا - بیچ میں ایک بلند چبوترہ بنایا گیا تھا جس پر چیف جسٹس کی نشست تھی کرسی صدارت کے راست جانب ایک جنگلہ میں بارہ ججوں کی جگہہ محصور کی گئی اور جانب چپ ایک بڑا احاطہ سب لوگوں کے لیئے مخصوص تھا کرسی صدارت کے سامنے ایک بڑی میز پڑی تھی جس کے دونوں طرف بنچیں تھیں — داہنی طرف بادشاہ سلامت کے وکیل اور گواہوں کی جگہہ تھی اور بائیں طرف مسٹر البرٹ اور اُن کے گواہوں کی - تھوڑی دیر میں سب جگہیں بھر گئیں بیگم صاحبہ والدہ لانسکا معہ چند رفقا کے جو اس وقت تک اپنی رفاقت پر قایم تھے تشریف لائیں اور عدالت گاہ کے نیچے کے حصہ میں بیٹھ گئیں — سب کی نظر بیچاری غمزدہ ماں پر پڑی اور ساری عدالت میں ایک خاموشی چھاگئی تھوڑی دیر تک تو لوگ مصیبت زدہ ماں کو دیکھ دیکھ کر خاموش رہے پھر وہی سر گوشیاں جو ایسے موقعوں پر ضروری ہیں شروع ہوگئیں ہر ایک شخص نے اپنی راے آہستہ آہستہ ظاہر کرنا شروع کردی کوئی کہتا تھا کہ لانسکا کے خلاف کافی ثبوت موجود ہی اور البرٹ کا پیروی اپنے سر لینا سرتاپا دیوانگی ہی - کوئی البرٹ کی ہمت اور دلیری پر آفریں کہتا تھا اور بعض بادشاہ سلامت کو تک رہے تھے کہ اُن کے چہرہ سے اُن کی راے کا اندازہ کرسکیں اور اسطرح بادشاہ سلامت کے ذرا ذرا سے حرکات سکنات پر ہزار ہزار قیاس و گمان ہورہے تھے ●

آخرکار جب چیف جسٹس کرسی عدالت پر متمکن ہوئے اور شاہ عالم پناہ بھی مقدمہ کی روئداد ملاحظہ فرمانے بنفس نفیس تشریف لائے تو پانسڈم

کے شرفا و عمائدین میں سے بارہ اشخاص منتخب ہوئے اور لانسما طالب کیا گیا - وہ نہایت اطمینان و وقار کے ساتھہ عدالت میں داخل ہوا اُس کی چال ڈھال سے صاف صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اُس کو اپنی بے گناہی پر پورا اطمینان ہی مگر یہہ سنجیدگی اُس کی جب ہی تک باقی رہی جب تک اُس نے اپنے دوست البرٹ کو نہیں دیکھا - رفیق البرٹ کو دیکھکر نہ معلوم اُس کے دل میں کیا کیا خیالات آئے اور کیسا جوش پیدا ہوا کہ اُس کا چہرہ سرخ ہوگیا - دونوں جانب دو سپاہی اُس کے ساتھہ ساتھہ آئے اور وہ چبوترے کے نیچے زینہ کے پاس ٹھہرگیا *

چیف جسٹس " کیا تم کو ان اصحاب کے انتخاب میں کوئی عذر یا اعتراض ہی "

لانسما (خوب غور سے ہر ایک جج کی طرف دیکھکر جو سب اُس کے دوست تھے) " مجھے ان کے انتخاب میں کوئی اعتراض نہیں ہی "

چیف جسٹس نے ان منتخب حضرات سے حلف لیا کہ وہ اس مقدمہ میں ذرا بھی رو رعایت یا بغض دشمنی کو دخل ندیں اور نہایت انصاف و عدل سے روئداد مقدمہ کو سنیں اس کے بعد چیف جسٹس فرمانے لگے - (ججوں سے مخاطب ہوکر) اے شرفائے پائتخم آپ حسب الحکم شاہ عالم پناہ اس عدالت کی کرسیوں پر بیٹھے ہیں آپ کی منصف مزاجی اور انصاف پسندی سے اطمینان کیا جاتا ہی کہ آپ اس مقدمہ کی کارروائی پر نہایت آزادی و راستبازی سے غور کرینگے اور نہایت انصاف سے اپنا فیصلہ دینگے - مسٹر وارنیڈارف جو میری داہنی جانب تشریف رکھتے ہیں سرکاری وکیل ہیں اُن کو بھی آپ اصحاب کی طرح بادشاہ سلامت نے اس کام کے لیئے منتخب فرمایا ہی وہ آپ کو اصل مقدمہ و نفس الزامات سے آگاہ کرینگے اور گواہوں کی شہادت پیش کرینگے - مسٹر البرٹ جو میری بائیں جانب تشریف فرما ہیں اور جنہوں نے بطیب خاطر اپنے دوست کی حمایت میں وکیل ہونا منظور کیا ہی بریت ملزم کے لیئے ضروری دلائل و شہادت پیش کرینگے — کل جانبین کی تقریروں اور شہادتوں کی سماعت کے بعد آپ جملہ اُمور پر غور فرمائیں

اور متفق ہوکر ایک متفقہ فیصلہ صرف اُن الفاظ میں کہ ملزم پر ارتکاب جرم ثابت ہی یا نہیں مجھے دیں تاکہ میں حسب الارشاد بادشاہ سلامت اُس فیصلہ کا اعلان کردوں - اگر لانسکا پر کوئی جرم ثابت نہیں ہوا تو وہ بری کیا جائے گا اور اس تحقیقات و گرفتاری سے اُس کی عزت اور شرافت میں کوئی فرق نہ پڑے گا لیکن اگر برخلاف اس کے اُس کا جرم ثابت ہوگیا تو وہ مع اپنے حامی دوست و وکیل البرٹ قلعہ رسپانڈا میں بارہ ماہ کے لیئے قید کیا جائیگا - کیونکہ مسٹر البرٹ کی وکالت کو شاہ عالم پناہ نے اسی شرط پر منظور فرمایا ہی - جنجان عدالت اب آپ سماعت فرمائیں کارروائی شروع ہوتی ہی *

چیف جسٹس تقریر کرکے اپنی کرسی صدارت پر بیٹھہ گئے اور مسٹر وارنیڈارف کہڑے ہوئے *

تقریر مسٹر ورایڈرف وکیل شاہی

جنابعالی - میں نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت میں اپنا کس قدر بڑا فرض سمجھکر تقریر کرنے کہڑا ہوا ہوں ورنہ اس وقت جرات کرنا کوئی آسان کام نہ تہا - کسی پر الزام لگانے اور جرم ثابت کرنے سے بڑھکر نفرت انگیز اور کونسا کام ہوگا - خصوصا نواب زادہ لانسکا جیسے شخص پر الزام لگانا جس کو میں ایک وقت میں نہایت عزت اور قدر کی نظر سے دیکہتا تہا اور کیا عجب ہی کہ حضور بہی اُس کو ویسی ہی اچہی نظر سے دیکہتے ہوں نہایت مشکل اور درد انگیز کام ہی - میرے جذبات میرے محسوسات میں نہیں کہتا کہ دوسرے لوگوں سے زیادہ ہیں — مگر حضور عالی اگر اس حالت میں ہوتے تب البتہ معلوم کرسکتے تہے کہ میری حالت کیسی سخت خطرناک ہی یا اگر جناب ایک لمحہ کےلیئے اپنے آپ کواس حالت میں سمجھہ لیں تو معلوم ہوکہ مجھکواس وقت کن مشکلات کا سامنا ہی لانسکا جیسے نواب زادہ کے خلاف تقریر کرنے میں بہت بڑی اور لاحل دشواریاں ہیں - حضور عالی پر مخفی نہیں ہی کہ اگسٹس لانسکا کا نام پاٹسڈم اور برلن میں کس عزت اور توقیر کے ساتھہ لیا جاتا ہی یہہ وہی شخص ہی جو آپ کا دوست اور نہایت معزز معتمد رہ چکا ہی — اس سے شرفا و عمائد کو خاص محبت

اور همدردي هي - أس كي صاف دلي كشادہ روئي اور خندہ پیشاني أس كي ذرا ذرا سي حركات سكنات بڑي محبت اور الفت كي نظر سے همارے شرفا اور عمائدین میں دیکھی جاتي هیں جس سے ظاهر هوتا هی كه أن كے دلوں پر أسكي طرف سے ایک خاص اثر محبت اور عزت كي صورت میں جم گیا هی - علاوہ اس كے أس كي والدہ اور وہ والدہ جس كي عظمت جسكي عزت جس كي قابل قدر خوبیاں سب كے دلوں میں أس كے بیٹے كي محبت سے کہیں زیادہ گهر کیئے هیں یہاں ایسي حالت میں موجود هی كه اگر أس كي ساري ذاتي قابلیت اور خوش اخلاقي سے قطع نظر كي جاے تب بهي أس كي غمزدہ صورت أس كي بیکس حالت ایسي هی كه آپ كے دلوں میں أس كے لیئے رحم اور ترس پیدا هوجانا نہایت ضروري بلکہ لازمي هی - أس كے دوست مستر البرت كي خطرناک حالت بهي کچهہ کم همدردي كے قابل نہیں هی — وہ جس شرط پر مقدمہ كي پیروي كے لیئے آمادہ هوئے هیں وہ حضور والا سب كے دل هلا ڈالنے والي هی — میں خود أن كے عمدہ خصائل اور حمیدہ اخلاق كي دل سے قدر کرتا هوں أن كے اس مردانہ کام پر آمادہ هونے كے لیئے میرے دل سے مرحبا و آفرین نکلتي هی مگر ساتهہ هي أن كي حالت پر مجهے سخت رحم آتا هی کیونکہ وہ ایک ایسے دوست كي صفائي كے لیئے آمادہ هوئے هیں جس كو وہ یقینا ناممکن الثبوت پائینگے — هر شخص اس وقت اجلاس میں أن كو نہایت همدردي اور عزت كي نظر سے دیکهہ رها هی - جس طرح وہ اپنے دوست كي بےغرضانہ حمایت كے لیئے آئے هیں أسي طرح سب كے دلوں میں أن كے واسطے حمایت کا جوش موجزن هے — حضور عالي — میں بهي اس عدالت میں اسي طرح ایک بیغرض وکیل هوکر اپنے دوست كي طرف سے حاضر هوا هوں — بے شک میں فریدرک اعظم كو اپنا دوست کہہ سکتا هوں - همارے شاہ ولي نعمت خدا نکرے دوسرے بادشاهوں كي طرح ایسے فرعون بےسامان نہیں هیں كه اپنے آپ كو احاطہ انسانیت سے بالاتر خیال کریں — أن كو لوگ بڑے بڑے القابوں سے یاد کریں شعرا أن كي مدح سرائي میں مبالغہ سے قصیدے پڑهیں — مگر وہ ذات فرشتہ صفات نہیں چاهتے كه لوگ

اُسے پوجیں وہ ساري عزت اور تعظیم چاهتے هیں مگر صرف ایک انسان کي طرح — اپنے دوستوں کو وفادار اور رعیت کو فرمانبردار چاهتے هیں — خوش نصیب هي وہ رعیت جو اُن کے دامن عافیت میں خوشگوار زندگي بسر کرتي هي خوش قسمت هیں وہ دوست جن کي وہ عزت کرتے هیں اور جن پر وہ اعتماد رکھتے هیں — حضور عالي — یہہ سب نعمتیں کسي وقت میں اس ملزم کو بهي حاصل تهیں سب پر واضح هی کہ اب بهي اُس کي والدہ پر عنایات خسروانہ اُسي طرح مبذول هیں جس طرح کہ ایک عرصہ سے چلي آتي هیں — حضور والا — یہہ همارے شاہ عالم پناہ کي رحیم المزاجي هی کہ اُنھوں نے بیٹے کي نمک حرامي پر ماں کے حقوق میں ذرا بهي فرق نہ هونے دیا ●

جنابعالي — اکستس ڈِلانسکا اگرچہ پولینڈ میں پیدا هوا هی مگر پاٹسدم کے جنگي اسکول میں جس کو اگر بہادروں کا مدرسہ کہا جائے تو بجا هی اُس نے شرفا کے بچوں کے ساتهہ تعلیم پائي هی ایسي تعلیم سے ایسي ماں کا بیٹا نہایت شایستہ اور خداوند نعمت کا سچا جان نثار هونا چاهیئے تها — شروع سے وہ اس پر اعتماد اور بهروسا کرنے لگے اُن کو اُس سے بہت کچهہ اُمیدیں تهیں — آپ کو معلوم هی کہ اُس کے لڑکپن هي کے زمانہ سے بادشاہ سلامت نے اُس کو اپنے همسروں میں ممتاز فرمایا تها — طبعا اُس کے مزاج میں نہایت تندي واقع هوئي هی اور اس وجہ سے اُس سے اکثر غلطیاں هوتي رهي هیں جن کو همارے آقا ولي نعمت اپني عنایات خسروانہ سے همیشہ معاف فرماتے رهے چنانچہ اُس کي تصدیق ایک حال کے واقعہ سے جس کو اس مقدمہ سے بڑا تعلق هی اور جس کو میں بیان بهي کروں گا بہت کچهہ هوتي هی — اب مسٹر وارنہڈارف نے کل باتیں جو لانسکا نے مٹي کے برتنوں کے کارخانہ برلن میں کي تهیں نہایت توضیح سے بیان کیں اور بعد ازاں خسرو نامدار کي مہرباني و معافي کا ذکر کیا جس میں فصیح مقرر نے بہت مبالغہ سے کام لیا اور نہایت طویل تقریر کي — ایک جماعت نے جو اس وقت بادشاہ سلامت کے قرب میں بیٹهي تهي یہہ سنکر اس قدر چهرز نهیں کہ کچهہ دیر تک مقرر کي آواز تک نہیں سنائي دي اور

مجبور کچھہ لکھہ بھي نہ سکے غرض جب آواز سنائي دي تو وہ یہہ کہہ رہا تھا *

" عطیات خسروي کو خیال کرتے ہوئے مجھے ذرا بھي تعجب نہیں معلوم ہوتا جب میں آپ لوگوں کو ایسے چیز دیکھے ہوئے اور آفریں و مرحبا کے نعرہ بلند کرتے ہوئے سنتا ہوں - تعجب اس پر ہوتا ہی کہ تاہم اس سلطنت میں ایک ایسا دل موجود ہی جس پر ان عطیات کا کچھہ اثر نہیں ہوا ـــ بلاشک میرا تعجب اور بھي زیادہ ہوجاتا ہی جب کہ میں دیکھتا ہوں کہ وہ شخص نواب زادہ لانسکا ہی جس کي خداوند نعمت نے اس مہرباني اور شفقت سے پرورش کي ہی ـــ کیسے تعجب کي بات ہی کہ اس نے ان عنایات خسروي کي ذرا قدر نکي اور ایک ہي ماہ کے بعد اپنے دوست اپنے سر پرست بادشاہ کے ساتھہ پوشیدہ پوشیدہ نمکحرامي اور ضرر رساني شروع کردي فریڈرک اعظم کي روز افزوں شہرت کو کون روک سکتا ہی مگر اس کے دل میں یہہ کمینہ خواہش پیدا ہوئي کہ اپنے آقا ہي کي شہرت میں بٹا لگاے ـــ افسوس کہ اس نوازش و شاہانہ عنایات کا کچھہ بھي اثر نہوا سچ ہی ـــ

با فرو مایہ روزگار مبر * کز نے بوریا شکر نخوري

ابر گر آب زندگي بارد * ہرگز از شاخ بید بر نخوري

حضور والا آپ خوب جانتے ہیں کہ ہمارے شاہ جہاں پناہ لوگوں کي پوچ گوئیوں اور ہرزہ سرائیوں کا کچھہ بھي خیال نہیں کرتے ورنہ شاہي دروازہ سان ساوسي کي مذمت و دشنام کے خطوط نہ معلوم کیا کچھہ غضب ڈھاتے اگر یہہ اعلی حضرت کي برد باري و حلیم المزاجي نہیں ہی تو کیوں جہاں پناہ اُن کي پاداش کي طرف مائل نہیں ہوتے اور فی‌الفور اُن کے لکھنے والوں کا پتہ نہیں لگا لیتے کیا وہ اُن کو معلوم نہیں کرسکتے یا سزا دینے کي قدرت نہیں رکھتے مگر یہہ بے پروائي بھي حضور کي جبھي تک ہی جب تک کہ اُن بیہودہ خطوط سے نمکحرامي اور دغا بازي نہیں ظاہر ہوتي ہی ـــ وہ ایسے کاموں کو کسي طرح برداشت نہیں کرسکتے خصوصا ایسے شخص سے جس کا اعلی حضرت سے اس قدر گہرا تعلق اور جس سے اعلی حضرت کو بہت کچھہ اُمیدیں

هوں اس قسم کي حرکات کا سرزد هونا عتاب شاهي کو جوش میں لائے بغیر نہیں رہ سکتا شاہ غریب نواز تو لانسکا پر تلطف و مہرباني فرمائیں اور وہ اُسي مہرباني کو اپنے کمینہ بغض اور ضرر رساں طبیعت کا اوزار بنائے اور اپنے آپ کو هر جا کہ نشهٔي بهلي کا مصداق ثابت کرے *

حضور والا خیال فرمائینگے یهہ کیسا کمینہ‌پن هی — جو کچهہ میئے حضور کي خدمت عالي میں عرض کیا هی اُس کے لیئے ثبوت بهي کافي موجود هي — چنانچہ " حضور والا کے روبرو جوشہادتیں میں اس وقت پیش کرتا هوں اُن پر غور فرمانے سے حضور عالي کو خود مقدمہ کي سچائي اور صداقت معلوم هوجاوے گي " *

مسٹر وارنیڈارف نے گلدان نکالکر سب کو دکهلایا اور سب حال کهہ سنایا پهر جب وہ گلدان عدالت کو دیا گیا اُنهوں نے فریڈرک اعظم کے ساتهہ لفظ ظالم پڑهکر سخت تعجب کیا — جب سب حاضرین لفظ ظالم پر بر افروختہ هورهے تهے مسٹر وارنیڈارف نے نہایت هشیاري سے اُس وقت یہودي کو شہادت کے لیئے کهڑا کیا یهہ ایک ضعیف شخص تها اور اُس وقت اس کي عجیب حالت هورهي تهي نہ تو یهہ اپني گردن ادهر اُدهر موڑ سکتا تها اور نہ اس کا سر هلتا تها مگر آنکهیں چاروں طرف بہت تیزي سے پهررهي‌تهیں اسکے چهرے سے متانت ٹپکتي‌تهي مگر جب بولنے کي کوشش کرتا تها تو آواز جهرائي جاتي تهي — لانسکا کے احباب نے تو اس کي صورت هي سے بد ظني کرنا شروع کردي — اُس کا یہودي هونابهي متعصب لوگوں‌کي بد ظني کے لیئے کافي سبب تها — مگر جولوگ تعصب کي تاریکي سےباهر تهے وہ سمجهتےتهے کہ بیچارےضعیف آدمي میں اتني بڑي جماعت کے روبرو ایسي سخت شہادت کي جرأت کہاں سے هو سکتي هی کہ بالکل قایم‌المزاج رہ سکے اس سلیمان یہودي نے پہلے تو تالود کي قسم کهائي پهر مسٹر وارنیڈارف کے سوالات کے جواب دیئے

مسٹر وارنیڈارف " کیا تم نے اس گلدان کو کبهي دیکها هی ؟ "

سلیمان " هاں جناب دیکها هی " *

وارنیڈارف " کہاں اور کب ؟ جو کچهہ تم اس کے بارہ میں جانتے هو صاف صاف عدالت کے روبرو بیان کرو " *

سلیمان " پہلی مرتبہ جہانتک مجھکو یاد پڑتا ہی میں نے اس گلدان کو سان ساوسی کے اُس کمرہ میں دیکھا ہی جہاں رنگین سامان رکھا ہوا ہی — اس مہینہ کی پہلی تاریخ کو دس بجے دن کے یا گیارہ بجے ہونگے اُس وقت دیکھا ہی - وقت میں ٹھیک ٹھیک نہیں کہہ سکتا *

مسٹر وارنفلارف " وقت کے گھڑی پل دریافت کرنے کی کچھہ حاجت بھی نہیں ہی تم یہہ بتاؤ کہ تم نے اُس کو کیسے دیکھا ہی — خوب سوچ کو جواب دو کچھہ جلدی نہیں ہی اصل حقیقت معلوم ہونا چاہیئے خواہ کچھہ دیر ہی ہوجائے " *

سلیمان " یہہ گلدان بادشاہ عالم پناہ نے خود ہی میرے ہاتھہ میں دیا تھا اور فرمایا تھا کہ میں دوسری چیزوں کے ساتھہ اِس کو صندوق میں بند کردوں کیونکہ اس کو اعلی حضرت ایک شریف شخص کو پیرس میں تحفۃ بھیجنا چاہتے تھے - چونکہ میں چینی کا چھوٹا موٹا سامان شہر میں ادھر اُدھر بیچتا پھرا کرتا تھا اس لیئے میں اس قسم کے برتنوں سے کچھہ واقف ہوگیا ہوں — اس خوبصورت گلدان کو دیکھکر میں بہت متعجب ہوا اور بڑے شوق سے دیکھنے لگا — میں نے اپنے رومال سے اُس کے سفید نقشوں پر جو گرد جم گئی تھی صاف کردی یہہ میرے پاس وہی رومال اب بھی موجود ہی جب میں پیندے کو جھاڑنے لگا تو وہاں مجھے ایک شعر نظر پڑا میں ذرا ٹھہر گیا اور شعر کو پڑھا اُس کے ابتدا میں لکھا تھا در وصف شاہ فریڈرک اعظم ' یہہ شعر میں نے بادشاہ سلامت کو دکھلایا اور پھر میں نے چاہا کہ اُس نیلی زمین کو جس پر یہہ شعر لکھے ہوئے تھے خوب صاف کردوں کہ وہ جھلک اُٹھے مگر صاف کرنے پر کچھہ نیلا رنگ رومال میں چھوٹ آیا مجھے اس پر تعجب ہوا غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ رنگ اُس جگہ سے نہیں چھوٹتا ہی بلکہ اِن الفاظ کے بعد جو جگہ باقی ہی وہاں سے چھوٹتا ہی بادشاہ سلامت اس وقت میری طرف سے پشت کیئے ہوئے ایک نئی تصویر دیکھہ رہے تھے - جونہیں میں نے رنگ کو اور صاف کیا تو اُس جگہ لفظ ظالم نظر آنے لگا یہہ دیکھکر مجھہ سے رہا نہ گیا اور میرے مونھہ سے بیساختہ " پدر ابراہیم " نکل گیا — بادشاہ سلامت یہہ سنکر فرمانے لگے " کیوں سلیمان - تم تو نہایت متحیر معلوم ہوتے ہو - اس وقت تم نے ' پدر ابراہیم ' کو کیوں

تکلیف دی کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ تمہاری ان ظروف کے رکھوانے میں مدد فرمائینگے " میں حضور پر نور کو اس کا کچھہ جواب نہ دے سکا کیونکہ اس وقت مجھہ پر کچھہ سکتہ کا عالم سا طاری ہوگیا تھا — میں نہیں سمجھتا تھا کہ " در وصف فریڈرک اعظم ظالم " کے کیا معنی ہوسکتے ہیں میری حالت دیکھکر خداوند نعمت نے گلدان میرے ہاتھہ سے لے لیا اور وہ لفظ خود ملاحظہ فرماکر اور اُس نیلے رنگ کا داغ میرے رومال پر دیکھہ کر کمرہ سے باہر تشریف لے گئے بس اسی قدر مجھے معلوم ہی *

اس پر وارنڈارف نے کہا کہ تمہاری شہادت ختم ہوگئی ہی تم جاسکتے ہو — یہودی نے عدالت کو جھک کر سلام کیا اور جانے ہی کو تھا کہ مسٹر البرٹ کھڑے ہوئے اور عدالت کو مخاطب کرکے درخواست کی کہ سلیمان یہودی کو ابھی ٹھیرا لیا جاے کیونکہ میں اُس سے حسب موقع جرح کے سوالات کرونگا — اس پر عدالت نے اُس کو جانے سے منع کردیا اور وہ ٹھیر گیا *

دوسرا سرکاری گواہ کارخانہ برلن کا محافظ پیش ہوا *

س — " کیا تمہیں یاد ہی کہ گلدان کے پیندے پر کچھہ الفاظ لکھے ہیں ؟ " *

ج — " ہاں مجھے یاد ہی کہ اُس پر ' در وصف شاہ فریڈرک اعظم ظالم ' لکھا ہی اور اُس کے نیچے ایک شہر اور مہینہ کا نام لکھا ہی "

س — " کیا تم کو معلوم ہی کہ یہہ الفاظ کس نے لکھے ہیں ؟ " *

ج — " مجھے یقین ہی کہ وہ نواب آگسٹس لانسکا نے لکھے ہیں " *

س — " کیوں — یقین کیوں ہی ؟ " *

ج — " اس لئے کہ میں نے موقعہ کا جس نے یہہ گلدان بنایا ہی نواب زادہ لانسکا سے یہہ کہتا سنا تھا کہ مجھے لکھنا نہیں آتا آپ براہ مہربانی گلدان پر میرا نام لکھدیجئے اُس وقت تک گلدان کچا تھا اور نقش ہوسکتے تھے — نواب زادہ لانسکا نے ایک عمدہ اوزار لیا اور چند منٹ تک میرے سامنے گلدان کے پیندے پر لکھتے رہے بعدہ ایک کاریگر کے ہاتھہ گلدان آتشخانہ بھیج دیا جہاں غالباً وہ فوراً بھٹی میں رکھہ دیا گیا ہوگا " *

ابھي اُس کا جواب باقي تھا کہ وارنڈارف نے ایک اور سوال کردیا*

س — " جب آتشدان سے گلدان پک کر نکلا تھا تو کیا تم نے لفظ ظالم اُس پر دیکھا تھا ؟ "*

ج — " آتشدان سے نکلنے کے ایک گھنٹہ بعد میں نے گلدان دیکھا تھا مگر لفظ ظالم کي جگہہ بالکل نہلي تھي — میں خود ھي اس گلدان کو دوسرے گلدانوں کے ساتھہ محلسرائے شاھي میں سان ساوسي لے گیا تھا اُس وقت تک مجھکو لفظ ظالم کا بالکل علم نہ تھا — پہلي تاریخ ماہ حال کو اعلی حضرت نے مجھے طلب فرماکر وہ لفظ دکھلایا جس کو دیکھکر مجھے سخت تعجب ہوا آتشدان میں پک جانے کے بعد تو کوئي لفظ لکھا نہیں جاسکتا بہر حال یہہ لکھا تو پہلے ھي گیا ھوگا — جب آتشخانہ سے پک کر نکلا ھی اُس وقت پوشیدہ رکھنے کي غرض سے نیلا رنگ بھردیا ھی — مجھے یقین اس لیئے ھی کہ میں نے سوائے لانسرا نواب زادہ کے اور کسي کو اُس پر لکھتے نہیں دیکھا اور وہ لکھا بھي اُنھي کے خط میں ھی - علاوہ اس کے اُنھوں نے بادشاہ سلامت کے لیئے یہہ لفظ پہلے بھي میرے سامنے ایک مرتبہ استعمال کیا تھا - غرض ان باتوں سے میرا یقین کامل ھوگیا کہ یہہ لفظ اُنھوں نے لکھا ھی "*

بعد ختم شہادت محافظ کارخانہ مسٹر وارنڈارف کي اجازت لیکر جانے ھي کو تھا کہ مسٹر البرٹ نے اُسي طرح اس کو بھي جرح کے لیئے ٹھہرا لیا*

اس کے بعد سرکار عالي کي جانب سے دو شہادتیں اور گذریں ایک تو وہ شخص جس کے ھاتھہ نواب زادہ نے گلدان آتشخانہ میں بھیجا تھا اور دوسرا وہ شخص جو بھٹي میں برتن پکاتا تھا اور اس گلدان کو بھي اُسي نے پکایا تھا*

پہلے شخص کي حلفیہ شہادت یہہ تھي " میں خود گلدان کو آتشخانہ میں لیگیا تھا اور راستہ میں کسي نے اُس گلدان کو مجھسے نہیں لیا اور نہ کچھہ اُس پر لکھا گیا "*

دوسرے گواہ نے یہہ شہادت دی کہ میں نے اپنے ہاتھہ سے اس گلاس کو دوسرے ظروف کے ساتھہ بھٹی میں رکھا تھا - میری دانست میں قبل بھٹی میں رکھے جانے کے اُس کو کسی نے ہاتھہ تک نہیں لگایا " اب سرکاری شہادتیں سب ختم ہو گئیں اور وارنیڈارف نے اپنی تقریر کو زیادہ طول دینا مناسب نہ سمجھا اور صرف یہہ کہا کہ بادشاہ سلامت نے مجھکو نہایت اعتدال سے تقریر کرنے کو کہا ہی اور اس وقت ضروری باتیں میں کہہ ہی چکا ہوں اس لیئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں *

نوجوان ملزم کے چہرہ سے مسٹر وارنیڈارف کے زمانہ تقریر میں نہایت سنجیدگی اور تمکین کے آثار نمایاں رہے — مگر جب اُس نے اپنے دوست کو اُٹھتے دیکھا تو اُس کے چہرہ کا رنگ متغیر ہونے لگا اُس نے اپنا سر جنگلہ کی سلاخوں پر رکھدیا اور نہایت تشویش و فکر کی حالت میں کھڑا رہا — سامعین پر بھی اس وقت ایک سناٹا چھایا ہوا تھا سوائے بادشاہ سلامت کی تلوار کی زنجیر کی آواز کے جس سے وہ کھیل رہے تھے کسی طرف سے کوئی آواز نہیں آتی تھی - مسٹر البرٹ نے اس طرح تقریر شروع کی *

تقریر مسٹر البرٹ

حضور والا — میں اس وقت آپ کے جذبات کو بھڑکانے نہیں کھڑا ہوا ہوں اگرچہ میری موجودہ حالت کا مقتضا یہی ہی مگر میں صبر و استقلال سے کام لونگا اور حتی المقدور سنجیدہ تقریر سے حالات واقعی بیان کرنے کی کوشش کروں گا - میں اعلیٰ حضرت کی مدح و ثنا سے بھی باز رہوں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب ایک شخص کی وفاداری میں شبہہ ہوتا ہی تو اُس کی تعریف و صفت بھی جعل اور فریب پر مبنی خیال کی جاتی ہی میں جانتا ہوں کہ ہمارے بادشاہ جیسے بادشاہ کو اور ہماری بزرگ قوم جیسی قوم کے لیئے ایک نمک حرام یا نمکحرام کے دوست کی تعریف کی حاجت نہیں - ہاں اگر لانسکا نواب زادہ پر کوئی جرم ثابت نہ ہوا اور اُس کی بریت ہو گئی تو وہ اپنے پسندیدہ افعال سے ایسی تعریف و توصیف کردیگا جو اس وقت میں اپنے الفاظ سے کسی طرح نہیں کرسکتا — حضور والا آپ کی ذکی اور فہیم طبیعتوں سے

مجھے کامل اُمید ہی کہ اب تک کے الزامات کو سماعت فرماکر حضور نے خیال کرلیا ہوگا کہ ملزم کے خلاف کوئی دلیل اثباتی موجود نہیں ہی یعنی کسی نے یہہ نہیں کہا کہ میں نے لانسکا کو لفظ ظالم لکھتے ہوئے دیکھا ہی پہلے گواہ کا یہہ کہنا کہ وہ لفظ نیلے رنگ سے ڈھکا تھا جس کو میں نے اپنے رومال سے دور کیا ہی سب سچ سہی مگر میری سمجھہ میں نہیں آتا کہ اس کا تعلق اصلی جرم و الزام سے کہاں تک ہی — میں جانتا تھا کہ دوسرا گواہ ذرا زیادہ ذی رتبہ و ذی حیثیت ہی جرم کا ثبوت اُس کے بیان کے لیئے رکھہ چھوڑا ہوگا مگر اُس شہادت سے ہم کو صرف یہہ معلوم ہوا کہ موفیہ نے اپنے نا خواندہ ہونے کو لانسکا نواب زادہ پر ظاہر کرکے اُس سے نام لکھدینے کی درخواست کی اور نواب زادہ نے گواہ مذکور کے روبرو گلدان کے پیندے پر کچھہ لکھدیا اور اُن کے سوا کسی دوسرے کو محافظ صاحب نے اُس پر لکھتے نہیں دیکھا اور وہ لفظ لانسکاہی کے خط میں لکھا تھا اس لیئے قابل گواہ نے یہہ نتیجہ نکال لیا کہ وہ لفظ بھی لانسکا ہی نے لکھاہوگا کیونکہ ایک مرتبہ یہہ لفظ بادشاہ سلامت کی نسبت اُن کو کہتے ہوئے پہلے محافظ صاحب نے سنابھی تھا صاف ظاہر ہی کہ یہہ کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہوسکتی کہ ہمارے نواب زادہ ہی نے وہ لفظ لکھا ہی — ہاں دو شہادتوں سے یہہ بھی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہی کہ سواے لانسکا کے اور کسی شخص نے اُس گلدان پر نہیں لکھا ہی ایک شہادت سے معلوم ہوتاہی کہ گلدان لانسکا کے پاس سے آتش خانہ میں بلاکسی کی درمیانی مزاحمت اور روک کے لایا گیا دوسری شہادت کہتی ہی کہ آتش خانہ میں جب تک گلدان کچی حالت میں رکھا رہا اُس کو کسی نے ہاتھہ نہیں لگایا اس لیئے یہہ تسلیم کرنا لابدی خیال کیا گیا کہ وہ لفظ ظالم بھی گلدان کے آتش خانہ میں لیجانے سے پہلے ہی کا لکھا ہوا ہی اور اس لیئے سواے لانسکا کے اور کسی نے نہیں لکھا — اس میں مجھے چند سوالات کرنا ہیں کہ آتش خانہ میں لائے جانے سے کتنی دیر بعد وہ گلدان بھٹی میں رکھا گیا اور اتنے عرصہ تک گلدان کا کیا ہوتا رہا — وغیرہ — حضور والا میری پہلی بات یاد رکھیئے کہ کوئی اثباتی دلیل ثبوت جرم میں پیش نہیں کی گئی اور اسی حالت میں سواے

احتمالات کے موازنہ کے عدالت کچھہ نہیں کرسکتی واقعی ان احتمالات کا جانچنا کہ کس طرف احتمال قوی ھی اور کس طرف ضعیف بڑے بڑے ججوں کا کام ھی ابھی حال میں ایک پرچہ میری نظر سے گذرا ھی جس میں اس موازنہ کو عدالت ھی کا کام بتایا ھی اور لکھا ھی کہ ان سے نتیجہ اخذ کرنا خاص ججوں ھی کے لیئے مخصوص امر ھی پس حضور والا جو کچھہ ابھی تک جناب نے سماعت فرمایا وہ محض احتمالات کو قوی کرنے میں کام آسکتا ھی ورنہ اثباتی دلیل تو جیسا کہ میں عرض کرچکا کوئی موجود نہیں ھی اس لیئے عدالت سے درخواست ھی کہ وہ ان تمام احتمالات کو جو نواب زادہ لانسکا کے خلاف کیئے گئے میں اُن احتمالات سے جو میں نواب زادہ کے موافق بیان کرونگا نہایت غور سے موازنہ فرماے اور اپنا قیمتی فیصلہ دے *

حضور والا اگر آپ ذرا غور فرمائیںگے تو بخوبی معلوم ھوجاے گا کہ وہ جملہ خوبیاں جن سے نواب زادہ آراستہ ھی اور جن کے باعث ھم سب کیا حضور اعلی بادشاہ سلامت تک بھی گو وہ بڑے دقیقہ شناس و نکتہ رس ھیں اُس کی عزت کرتے اور اُسے عزیز رکھتے ھیں ھاں وہ سب خوبیاں اُس کے موافق بہترین احتمال ھیں - اُس کی تعلیم اُس کے چال چلن اُس کی تیز فہمی غرض جملہ خوبیوں کو جس کا آپ کو ذاتی تجربہ ھی خیال فرمائیے اور پھر سوچیئے کہ کیا وہ ایسا کمینہ کام کرسکتا تھا اگر کرتا تو کوئی غرض یا مطلب بھی تو ھونا یہاں اُس کا کوئی مطلب ھی نہیں ھوسکتا ھی کیا وہ چاھتا ھی کہ بادشاہ کے ظالم ھونے کا خیال پھوس پھونچاے تو حضور والا آپ ھی سوچیئے کہ کس آسانی سے وہ وھاں اس خیال کو کہیں زیادہ زور و اثر کے ساتھہ پھونچا سکتا تھا اور یہہ کوئی بھی عقل کی بات ھی کہ جو گلدان خود بادشاہ سلامت کے ھاتھہ میں جانے والا ھو اُسی پر وہ بادشاہ سلامت کو ظالم لکھے اس ارادے سے کہ اُس کے ظلم کی خبر دوسری جگہہ پھونچ جاے جس طرح خیال کیجیئے کوئی صورت کوئی وجہہ نہیں ملتی بجز اس کے کہ ھم لانسکا کو بالکل نادان سمجھیں اور بالکل انسانی عقل سے معرا جانیں تو حضور والا پھر آپ کے ذاتی تجربہ کی صریح بات

ہی کہ لاسکتا ہے تو اُس کی دانشمندی اور عقل و فراست کے ساتھہ اس طرح جان بوجھہ کر اپنے پیر میں آپ کلہاڑی مارلینا ناممکن نظر آتا ہی - آپ کو معلوم ہی کہ بادشاہ سلامت بھی اُس کی نیک اور عمدہ طبیعت کے دلدادہ ہوگئے تھے اور ابتداہی سے اُس کی حوصلہ افزائی شروع کردی تھی وہ خوب جانتا تھا کہ اُس کی ساری دنیاوی ترقی محض بادشاہ سلامت کی خوشنودی اور ملک کی پسندیدگی پر منحصر ہی پھر ان سب آیندہ فائدوں کو ملحوظ خاطر رکھہ کر کسی طرح سمجھہ میں نہیں آتا کہ اُس کو اُس لفظ کے لکھنے کا کیا جنون سوار تھا یا وہ کیوں ایسا آپے سے باہر ہوگیا تھا کہ کوئی خوشی اور کوئی فائدہ اُس کی سمجھہ میں اُس لفظ لکھنے کے برابر نہ تھا *

کہا گیا ہی کہ بادشاہ سلامت کے اُس حد سے زیادہ احسان اور ایک طرح کی جان بخشی سے جو ملانسکا نواب زادہ کی ایک کوتاہ اندیش حرکت پر اعلی حضرت نے ابھی حال میں مبذول فرمائی تھی اور جسکو فصیح وکیل طرف ثانی نے نہایت عمدہ پیرایہ میں بیان کیا ہی اُس کے نمکحرام دل پر کچھہ اثر نہیں ہوا اور اُس نے ساری مہربانیوں کو فراموش کرکے اُلٹا ضرر رسانی کا شیوہ اختیار کیا — اس واقعہ کے بیان سے جرم کو زیادہ نفرت انگیز اور قابل شرم بنانا چاہا ہی مگر میری راے اور سمجھہ میں تو یہہ ایک بڑا احتمال اُس کے عدم ارتکاب جرم کا ہی - جن احباب کو اُس سے سابقہ پڑا ہی اور جن کو اُس کے دل کی حالتوں کی اطلاع کا موقع ملا ہی وہ جانتے ہیں کہ اُس میں کس قدر وفاداری اوراحسانمندی کا مادہ ودیعت ہی دوستوں کی ہمدردی اور اُن کے ذرا ذرا سے سلوک اور اُن کی ایک ایک بات کا جیسا اثر اس نواب زادہ کے دل پر پڑتا ہی وہ عدالت سے پوشیدہ نہیں ہی میں مثالیں کثرت سے پیش کرسکتا ہوں مگر اس وقت توجو سین عدالت کے روبرو ہی وہ اس کی تصدیق کے لیئے کافی ہی - اس جماعت پر نگاہ ڈالنے سے معلوم ہوتا ہی کہ کتنے دل اُس کے لیئے آنکھوں سے نکلے پڑتے ہیں کتنے چہرے اُس کی خاطر مغموم نظر آ رہے ہیں — کیا عوام و خواص کی یہہ ہمدردی کسی ایسے دل کے لیئے ہوسکتی تھی جو احسان فراموش ہو اور جس پر دوسروں کی مہربانی کا اثر نہ پڑا ہو - نہیں ہرگز نہیں — قطع نظران سب باتوں

کے ایک یہہ بات اُس کے لیئے عام طور پر مسلم ھی کہ وہ نہایت صاف دل اور بے لاگ بات کہنے اور کرنے والا ہی جس پر اُسکی اکثر کوتہ اندیش اور نادان حرکتوں کو محمول کیا جاتا ھی تو جب ایک دل کو ھم صاف اور بے ریا مانتے ھیں، تو پھر وہ کس طرح خود غرض اور مکار ھوسکتا ھی ؟ حضور والا جس پہلو سے دیکھیئے کوئی بات ایسی نظر نہیں آتی جس سے یقین تو یقین شبہہ بھی کیا جاے کہ واقعی نواب زادہ لانسکا نے یہہ لفظ لکھا ھی — یہی وجہ تھی کہ میں نے جب مجھکو اس واقعہ کی اطلاع ھوئی باور نہ کیا اور پیروی پر آمادہ ھوا چنانچہ میرا خیال صحیح ثابت ھوا اور ایسے ثبوت ملتے گئے جو میرے احتمالات کے بالکل موافق ھیں — میں اب شہادتوں کی طرف رجوع کرتا ھوں اور خواہ مخواہ فصاحت اور خوش بیانی سے کام نکالنا نہیں چاھتا جس سے حضور والا آپ پر پوشیدہ نہیں ھی کہ بسا اوقات سچائی اور حقیقت حال کے چھپانے کا بھی کام لیا جاتا ھی اب میں اپنی تقریر ختم کرتا اور عدالت عالی کی قابل قدر توجہ شہادتوں کی جانب رجوع کرتا ھوں *

مسٹر البرٹ نے جرح کے سوالات شروع کیئے اور آتشخانہ میں گلدان لانے والے سے ابتدا کی *

البرٹ " کیا تم نے گلدان اُس آدمی کے ھاتھہ میں دیا تھا جس نے اُس کو بھٹی میں رکھا ؟ " *

گواہ " نہیں جناب — میں نے گلدان ایک کشتی پر رکھدیا تھا جو بھٹی کے قریب ایک میز پر رکھی تھی ؟ " *

س " یہہ بات تمہیں خوب یاد ھی اور یاد ھی تو کیوں یاد ھی ؟ " *

ج " جناب اس وجہ سے مجھے یہہ بات خوب یاد ھی کہ پہلے تو میں نے گلدان کو کشتی کے کنارہ پر رکھا تھا — مگر وھاں وہ گرنے لگا میں نے فوراً پکڑ لیا وہ ٹوٹتے ٹوٹتے بچا اور میں بہت ڈر گیا — اس لیئے پھر میں نے کشتی کے بیچ کے ظروف ادھر ادھر ھٹا کر جگھہ نکالی اور اُس کو وھاں رکھا — مجھے اس لیئے خوب یاد ھی — ایسا ھی ھوا ھی " *

البرت " اچھا - بس اب تم سے دوسرے سوال کي حاجت نہيں " *

اب برتن پکانے والے شخص کي نوبت آئي اور اُس سے اس طرح جرح کي گئي *

البرت " کيا تم نے اُس شخص کو جو آتش خانہ ميں يہہ گلدان لايا تھا اور جس سے ابھي سوال ہوئے هيں ديکھا تھا کہ اُس نے يہہ گلدان کہاں رکھا تھا ؟ " *

گواہ — " هاں جناب ديکھا تھا — اُس نے يہہ گلدان لاکر کشتي پر رکھا تھا " *

البرت " تمہيں خوب ياد هے ؟ " *

گواہ " هاں خوب ياد هے اس ليئے کہ اس نے مجھے پکار کر اور جتاکر کہديا تھا — ديکھو وليم اب يہہ گلدان سنبھلا رکھا هے پہلي جگہہ سے ابھي گرتے گرتے بچ گيا هے اس پر ميں نے مونہہ پھير کر ديکھا تو گلدان کشتي ميں نہايت احتياط سے رکھا تھا — مجھے خوب ياد هے " *

البرت " اُس وقت اور کيا هوا تھا ؟ " *

گواہ " هوا کيا تھا — اُس نے مجھہ سے کہا کہ جلد پکانے کے ليئے بھٹي ميں رکھدو — آگ کو اُس وقت دير هوگئي تھي — ميں نے کہديا کہ جب آگ طيار هوجائيگي رکھدونگا — اور تو مجھے کچھہ ياد نہيں پڑتا — يہي هوا اور کيا هوتا " *

البرت " بھٹي ميں رکھہ جانے سے پہلے کتني دير تک يہہ گلدان کشتي ميں رکھا رها تھا ؟ " *

گواہ " ٹھيک ٹھيک تو ميں بتلا نہيں سکتا — پندرہ يا بيس يا زيادہ سے زيادہ تيس منٹ تک رکھا رها هوگا " *

البرت " ٹھيک پل لمحہ ياد رکھنے کي ضرورت بھي نہيں هے — تم يہہ بتلاؤ کہ کيا تم اُس کو اتني دير تک برابر ديکھتے رهے تھے يا تمہاري نظر سے وہ کچھہ دير غايب بھي رها " *

گواہ " ميں اُسے تکتا نہيں رها اور رهتا بھي کيوں وہ تو نہايت سنبھلا رکھا هوا تھا " *

البرٹ " یہہ تمھیں یاد هی کہ تم نے جب اس کو بھٹی میں رکھنے کے لیئے اُٹھایا تھا تو کس جگھہ سے اُٹھایا تھا ؟ " *

گواہ " اُس وقت وہ میز کے بیچوں بیچ میں رکھا تھا " *

البرٹ " خوب یاد کرو کیا وہ اُس وقت کشتی میں نہیں تھا ؟ " *

گواہ " هاں شاد کشتی میں نہ تھا " (ذرا ٹھہر کر) بے شک مجھے اب خوب یاد آگیا وہ کشتی پر هرگز نہیں تھا — کشتی تو میں مع دوسرے ظروف کے پہلے اُٹھاکر لیگیا تھا — اس گلدان کے لیئے پھر آیا تھا تب دیکھا تو یہہ میز پر ظروف کے بیچ میں رکھا تھا " *

البرٹ " سواے تمھارے کیا کوئی اور شخص بھٹی کے قریب یا اُس کمرہ میں جس سے گلدان لایا گیا تھا موجود تھا یا آیا تھا ؟ " *

گواہ " میرے خیال میں کوئی بھی موجود نہ تھا کیونکہ وہ وقت کھانے کا تھا سب کھانے چلے گئے تھے صرف میں برتن رکھنے کی غرض سے رہ گیا تھا *

البرٹ " تو پھر کیا تمھیں نے گلدان کو کشتی پر سے اُتارا تھا ؟ " *

گواہ " نہیں جناب — میں نے عرض کیا هی کہ میں نے اُس کو میز پر سے لیا تھا نہ کہ کشتی پر سے وہ تو اُس وقت کشتی پر تھا هی نہیں " *

البرٹ " هاں یہہ تو تمنے ابھی کہا هی کہ بھٹی میں رکھنے کے لیئے تم نے گلدان میز پر سے لیا تھا مگر تم یاد تو کرو اُس شخص کو تو تمنے گلدان کشتی میں رکھتے هوئے دیکھا تھا — تمنے ابھی تو کہا هی هی اور وہ بات تمکو خوب یاد هی " *

گواہ " هاں — هاں — یاد تو خوب هی " *

البرٹ " پھر گلدان کشتی سے میز پر خود تو نہیں آگیا — اُس کو کسی نے کشتی سے اُٹھاکر میز پر رکھا هوگا " *

گواہ " یہہ میں نہیں کہہ سکتا کہ اُس کو میز پر کون لایا میں بھٹی کی آگ درست کرنے میں مشغول تھا — لوگ آکے چلے گئے هونگے — دروازہ کی طرف میری پشت تھی میں نے کسیکو نہیں دیکھا " *

البرٹ "مہربان ذرا غور کرو شاید یاد آجائے

گواہ کچھہ دیر تک نہایت غور سے سوچتا رہا اور پھر یکایک نہایت کشادہ روئی سے بولا *

گواہ "ہاں - ہاں جناب اب مجھے یاد آگیا خوب یاد آیا سلیمان یہودی اندر آیا تھا پہلے تو اُس نے مجھہ سے پوچھا کہ صوفیہ کہاں ہے پھر اُس نے گلدان اُٹھا لیا وہ اُس کے پھندے کی طرف دیکھہ رہا تھا — جب میں نے دیکھا تو بولا کہ اُس کے پھندے میں ایک شعر لکھا ہے — اُس نے اور بھی کچھہ کہا مگر میں نے سنا نہیں میں تو بھٹی میں آگ روشن کرنے میں مصروف ہو رہا تھا" *

البرٹ "خیر - بس اب تمہاری شہادت پوری ہوگئی" *

اس کے بعد صوفیہ کے شوہر کی شہادت ہوئی اُس نے حلفیہ اظہار دیا کہ ۲۹ اپریل کو جب کہ پرشیا کا گلدان طیار ہوچکا تھا میں صوفیہ سے جب کہ وہ کھانا کھانے جارہی تھی گلی میں ملا - جب میں نے اُس سے گلدان کے دیکھنے کے لیئے کہا تو اُس نے جواب دیا کہ اگر آپ ذرا پہلے تشریف لاتے تو دیکھہ بھی لیتے اور اُس پر میرا نام بھی لکھدیتے افسوس ہے کہ میں نے نواب زادہ سے نام لکھوایا اُن سے کہتے ہوئے کہ میں لکھنا نہیں جانتی مجھے بہت شرم آئی مگر اب تو آپ اُسے دیکھہ نہیں سکتے بھٹی میں چڑھا دیا گیا ہوگا — تاہم میں دوڑا گیا کہ شاید بھٹی میں چڑھائے جانے سے پہلے دیکھنے کو مل جائے — آتش خانہ کے دروازہ پر مجھے سلیمان یہودی ملا اور اُسنے مجھہ سے کہا کہ گلدان کبھی کا بھٹی میں چڑھا دیا گیا اُس وقت میں نے کچھہ خیال نہیں کیا اب معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجھے اندر جانے سے روک رہا تھا کیونکہ اُس نے فوراً ہی میرے ہاتھہ میں ہاتھہ ڈالا اور گلی کے کی طرف مڑکر روپیوں کا ذکر چھیڑ دیا کہ صوفیہ کے والدین کو وہ ایک بڑی رقم بھیجنے والا ہے" *

مسٹر البرٹ "- کیوں یہہ کیسا روپیہ وہ بھیجنے والا تھا ؟" *

گواہ "صوفیہ کے لیئے" *

البرٹ "کیا صوفیہ نے اُس سے قرض لیا تھا ؟" *

گواہ " نہیں قرض تو نہیں لیا تھا بات یہہ ھی کہ صوفیہ کے والدین نہایت ضعیف ھیں اسی کی کمائی پر بسر کرتے ھیں جب بیچاری کو کارخانہ سے فرصت ملتی وہ اُس کا کام کردیا کرتی تھی کیونکہ اُس نے اُنہیں روپیہ بھیجنے کا پکا وعدہ کرلیا تھا موجب لاتین کے شیشے اور کچھہ چھوٹی تصویریں اُس کی صوفیہ نے رنگ دی تھیں " *

البرت " کیا ٹھیک وعدہ پر اُس نے روپیہ بھیجدیا تھا ؟ " *

گواہ — نہیں جناب صوفیہ جب مکان کو گئی تو معلوم ہوا کہ یہودی صاحب نے ایک حبہ نہیں بھیجا ھی " *

البرت " کیا تم نے سلیمان یہودی کو کبھی صوفیہ کے سمکنی جانے کے بارہ میں بھی کچھہ کہتے سنا ھی ؟ " *

گواہ " ھاں سنا ھی — چونکہ صوفیہ اُس کے بہت کام آیہ کرتی تھی اُس نے کئی بار مجھہ سے یہیں برلن میں بس جانے کو کہا تھا — ایک مرتبہ بولا کہ مجھے اُمیدھی صوفیہ سمکسنی کو واپس نہیں جائیگی *

صوفیہ کو انعام ملنے سے ایک ھفتہ پہلے جب میں اُس سے ملا اور صوفیہ کی کمائی کی بہت کچھہ اُمید ظاھر کی تو اُسکو کچھہ رنج سا معلوم ہوا اور کہنے لگا کہ خیر ابھی اُس کا جانا یقینی نہیں ھی *

البرت " کیا تمنے اس یہودی کو نواب زادہ لانسکا کی نسبت بھی کچھہ کہتے سنا ھی ؟ " *

گواہ ھاں جناب — کوئی دو ماہ کا عرصہ ہوا جب میں اس یہودی سے گلی میں باتیں کررھا تھا کہ میں نے نواب زادہ کو آتے دیکھا تو اس سے پوچھا کہ یہہ کون ھیں — تب اُس نے جواب دیا کہ یہہ نواب زادہ لانسکا ھی اس سے مجھے سخت نفرت ھی اور کسی نہ کسی دن میں اس سے بدلا لیکر رھونگا — جب میں نے نفرت کا سبب پوچھا تو اُس نے کہا کہ یہہ عیسائی کتا ھمارے یہودی دستہ کی بہت ھنسی اڑاتا رھتا ھی آج ھی میرا لڑکا کچھہ ورزشی کام بادشاہ عالم پناہ کے روبرو کرنے کو جا رھا تھا کہ اس نے اس پر بڑے قہقہے لگائے — میں کسی نہ کسی دن ضرور بدلا لیکر رھونگا " *

البرٹ "بس مہربان بس اب زیادہ تکلیف نہیں دونگا" *

اس کے بعد ایک رنگ فروش عدالت کے روبرو شہادت کے لئے پیش کیا گیا - رنگ فروش کی حلفیہ شہادت یہہ ہوئی کہ ۳۰ اپریل کو سلیمان یہودی میری دکان پر آیا اور مجھہ سے نیلے رنگ مانگے میں نے رنگ دیئے تو ایک کاغذ جیب سے نکالا اور وہ اُس کی پشت پر سب رنگوں کو خوب جانچ رہا تھا اور ایک رنگ کو پسند کرکے اُس میں سے کچھہ خرید لیا جس رنگ میں سے اُس نے کچھہ حصہ خریدا ہی میں اپنے همراہ لیتا آیا ہوں دیکھئے یہہ ہے *

البرٹ کے کہنے پر وہ رنگ فروش کا لایا ہوا رنگ ججوں کو دیکھایا گیا جنھوں نے اُس کو گلدان کے پھندے کے رنگ سے ملایا تو بالکل ایک ہی ثابت ہوا *

البرٹ (رنگ فروش سے مخاطب ہوکر) " کیا تمکو معلوم ہی کہ وہ کاغذ جس پر یہودی نے رنگوں کو جانچا تھا کہاں ہی ؟ " *

رنگ فروش " وہ کاغذ میرے پاس ہی - جب یہودی دکان سے چلا گیا تو تختہ کے نیچے مجھے اُس کا وہ کاغذ ملا میں نے واپس کرنے کی نیت سے اُسے رکھہ چھوڑا کیونکہ اُس کی پشت پر کچھہ لکھا تھا جس کو میں سمجھا تھا کہ شاید یہہ تحریر اُس کے کام کی ہوگی - مگر یہودی میری دکان پر پھر آیا نہیں اور میں وہ کاغذ بھول رہا یہاں تک کہ آپ نے ایک ہفتہ گذرا مجھہ سے اس معاملہ کی تفتیش میں وہ کاغذ مانگا اور اس کو دیکھکر ہدایت کردی کہ جب تک نواب زادہ لاسکا کا مقدمہ نہ ہوجاے وہ کاغذ کسی کو ندینا چنانچہ میں نے اُس کو سنبھال کر رکھہ چھوڑا اور آج اُسکو یہاں لیتا آیا ہوں - لیجیئے وہ کاغذ یہہ ہی - وہ کاغذ ججان عدالت کو دیا گیا جس کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ اُس پر جو نیلے داغ تھے وہ گلدان کے نیلے دھبوں سے بالکل ملتے تھے اب البرٹ نے یہودی سے وہ رومال طلب کیا جس پر اُس نیلے رنگ کے چھڑانے میں داغ پڑگئے تھے - اب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ گلدان کے داغ اور کاغذ اور رومال کے دھبوں کا رنگ ایک ہی تھا - جب ججان عدالت کو رنگ کے ایک ہی ہونے کا یقین ہوگیا تو البرٹ نے درخواست کی کہ وہ اس تحریر کو ملاحظہ فرمائیں جو کاغذ کی پشت پر ہے — ججان عدالت کے

یہہ دیکھکر نہایت حیرت ہوئی کہ اُس پر لفظ ظالم کٹی جگہہ لکھا ھی گویا کہ کسي دوسرے کے خط کي مشق کي گئي ھی ان الفاظ میں ایک لفظ تو بالکل گلدان کے لفظ ظالم کے مشابہ تھا - اس وقت البرٹ نے ایک اور بات جو اس سے پہلے کسي کے دھیان میں نہیں آئي تھي یہہ بتلائي کہ گلدان کے لفظ ظالم کا حرف میم دوسري میموں سے جو اُس تحریر کے دوسرے الفاظ میں موجود ھیں بالکل مختلف ھی یعني اور حروف کي نقل تو ٹھیک اُتر گئي تھي مگر حرف میم لانسکا کے خط میں ٹھیک ٹھیک نہیں لکھا گیا تھا ●

جب مسٹر البرٹ چیف جسٹس و دیگر ججان عدالت کو سب ضروري باتیں سنا اور دکھلا چکا تو بہت دیر ہوگئي تھي سب لوگ تھک گئے تھے اور کھانے کا وقت قریب تھا اس لیئے اُس نے کوئي تقریر نہیں کي اور سب احتمالات کو ججان عدالت پر چھوڑ دیا کہ وہ لانسکا کي عصمت اور سلیمان یہودي کي سچائي و ایمانداري کے احتمالات کا موازنہ فرمائیں - چیف جسٹس نے ججان عدالت کو تمام مقدمہ کا خلاصہ اس حسن و خوبي سے سنایا کہ اگر انگریزي عدالتوں کے جج سنتے تو وہ بھي رشک کرتے - بعدہ ججان عدالت نے اجلاس ھي پر متفق علیہ اپنا یہہ فیصلہ دیا کہ نواب زادہ لانسکا بالکل بیگناہ ھی چیف جسٹس نے اس فیصلہ کا اعلان کیا اور چاروں طرف سے خوشي کے نعرے بلند ہونا شروع ہوئے تمام عدالت گونج رہي تھي کہ اتنے میں آواز آئي خاموش ! یہہ وہ آواز تھي جس کے حکم کي تعمیل ہر موقع پرخواہ کیسا ھي بڑا اجتماع کیوں نہو بلاتامل کي جاتي تھي — اس کے سنتے ھي سب لوگ بادشاہ سلامت کي طرف دیکھنے لگے - خداوند نعمت نے فرمایاکہ عدالت برخاست ہوتي ھی میرا فیصلہ بھي وھي ھی جو ججان عدالت نے دیا ھی - (پھر نواب زادہ لانسکا کي طرف مخاطب ہوکر) " اور اے نواب زادہ لانسکا مجھے تم سے یہہ کہنا ھی کہ میں نے تمہاري تلوار کے چھیننے میں بہت جلدي کي تم اب اُس کي بجائے میري تلوار زیب تن کرو " (یہہ کہکر کمر سے تلوار کھولکر لانسکا کي طرف بڑھادي) (پھر البرٹ کي طرف مخاطب ہوکر) " اور اے مسٹر البرٹ تم نے اپنے دوست کے بچانے میں جن ہتیاروں سے کام لیا ھی وہ ہمارے اسلحہ

سے کھیں بہتر ھیں اور اس لیئے تم کو ھماری تلوار کی کچھہ حاجت نھیں تاھم تم یاد رکھو کہ تمھارے نا یاب ھتیاروں کو بلا انعام دیئے اور بلا اُن سے کوئی اعلیٰ خدمت لیئے ھرگز نھیں رھنے دونگا " *

اس وقت ایک شخص وھاں ایسا موجود تھا جس کو لانسکا و البرت کایہہ اعزاز گوارا نہ تھا وہ ایک گوشہ میں اپنی قسمت کا فیصلہ سننے کے لیئے خاموش ٹھیرا رھا تھا — اس یہودی کے لیئے قلعہ رسپانڈا میں قید کی سزا نہ تھی بلکہ اُس کی سزا پاٹسڈم کے گلی کوچوں کی خاکروبی تھی جن میں نواب لانسکا کے محل کے سامنے کا احاطہ بھی شامل تھا اجلاس برخاست ھو گیا اور سارے حاضرین خوش خوش بادشاہ سلامت کی تعریف کرتے اور البرت کی ھمت و جرات کی داد دیتے ھوئے اپنے اپنے مکانوں کو روانہ ھوئے *

شاہ فریڈرک اعظم نے بیگم صاحبہ والدہ لانسکا کے مکان کو اپنی تشریف آوری سے زینت بخشی اور وھیں نواب زادہ و مسٹر البرت و انگریز سیاح کے ساتھہ کھانا تناول فرمایا وھاں سے سیدھے پریڈ پرتشریف لے گئے اس وقت لوگوں نے دیکھا کہ حضور عالم پناھی بھی لانسکا کی تلوار زیب تن کیئے ھوئے تھے *

بیگم صاحبہ (انگریز سیاح سے مخاطب ھوکر) " آپ غالباً تسلیم کرینگے کہ ھمارا بادشاہ بادشاہ اعظم ھی — کیونکہ آپ کو معلوم ھوگا نہ سوا‌ے بڑے لوگوں کے اپنی غلطی اس طرح کوئی تسلیم نھیں کرتا "

سیاح (جوھمیشہ اپنی بات پر قایم رھنے کا عادی تھا) بیگم صاحبہ ! آپ بھی غالباً مان گئی ھونگی کہ یہہ ھمارا انگریزی تحقیقات کا طریقہ تھا جس نے بادشاہ سلامت سے اپنی غلطی منواکر چھوڑی " *

البرت " غالبا - آپ بھی ھمارے خداوند نعمت کی بہت تعریف کرتے ھونگے کہ اُنھوں نے اسطرح مقدمہ کی سماعت کیئے جانیکی اجازت دیدی " *

سیاح " ضرور ایک حد تک میں آپکے بادشاہ سلامت کی تعریف کرتا ھوں مگر اے اھل پرشیا دیکھو - یہہ طرز سماعت آپ لوگوں کے لیئے تو بڑی مہربانی و الطاف خسروانہ سمجھا جاتا ھی مگر ھمارے یہاں ادنیٰ آدمی کا بھی یہہ حق سمجھا جاتا ھی کہ اُس کے مقدمہ کی تحقیقات اس طرح کی جاے — اگرچہ میں آپ کے بادشاہ سلامت کی بھی بہت تعریف کرتا ھوں مگر اُس سے کھیں زیادہ اپنے یہاں کی طرز حکومت کا مداح ھوں *

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس (؟)، مجلس انتظامی اور عہدہ داران جامعہ
مجالس شعبہ جات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات ... دس کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے، اور اعلیٰ عہدیدار
اور اراکین دارالترجمہ ... کتابیں بی اے اور تحقیقاتی جماعتوں کے

۳۔ طلباء ایم اے، ایل ایل بی ... اپنے پاس رکھ سکیں گے۔
کے طلبہ تین کتابیں ... مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو طلبہ سے بحساب
طلبہ پانچ کتابیں ... لیا جائیگا۔

۴۔ مدت مقررہ ... ایک آنہ یومیہ فی کتاب ... کی جا سکیں گی مگر اس غرض کے
ایک آنہ یومیہ فی کتاب ...

۵۔ بشرط موجودگی کتابیں مکرر جاری کی جا سکیں گی مگر اس غرض کے لیے کتاب کا لانا لازم ہے۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر پر ... واری
کتب خانہ میں ...

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنایا جائے ... نہ لگایا جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جا سکیں گی۔ فقط